تنظیم اسلامی کا ترجمان

38

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

www.tanzeem.org

2 تا 8 صفر المظفر 1441ھ / یکم تا 7 اکتوبر 2019ء

دورِ فتن میں اتباعِ سنت کا حکم

دین کی غربت اور اجنبیت کے دور کو حدیثوں میں دورِ فتن بھی کہا گیا ہے، کیونکہ یہ انسان کے فکر و عمل کی آزمائش کا دور ہوتا ہے۔ اس میں ایسے زبردست فتنے ابھرتے ہیں کہ بعض اوقات بڑے باہمت اور مخلص اشخاص بھی ان سے پوری طرح محفوظ نہیں رہ پاتے۔ یہ فتنے آندھی اور طوفان کی طرح اٹھتے ہیں اور عقائد و اعمال کی عمارت کو متزلزل کر دیتے ہیں۔ اس امت پر بارہا دورِ فتن آئے اور اس کے دین و ایمان کو آزماتے رہے ہیں۔ آج بھی وہ ایک زبردست دورِ فتن سے گزر رہی ہے، جس میں الحاد و دہریت نے اس کے نظریات و افکار، اخلاق و عبادات، تہذیب و معاشرت اور تمدن و سیاست کو امتحان میں ڈال رکھا ہے۔ اس امتحان میں کامیابی کا طریقہ پہلے بھی یہی تھا اور آج بھی یہی ہے کہ انسان اس راستے پر مضبوطی سے جما رہے جس پر محمد عربی ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کے نقوشِ پا ثبت ہیں۔ آپؐ نے ایک مرتبہ خطبہ دیا۔ اس میں آپؐ نے فرمایا:

> ”تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا، وہ بڑا اختلاف دیکھے گا۔ تو تم اس وقت میری سنت اور صاحبِ رشد و ہدایت خلفاء کی سنت کی پیروی کو اپنے اوپر لازم رکھنا، اس پر مضبوطی سے جمے رہنا اور اسے دانتوں سے پکڑ لینا اور (دین میں پیدا کی جانے والی) نئی باتوں سے دور رہنا کیونکہ (دین میں) نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

معروف و منکر

سید جلال الدین عمری

اس شمارے میں

اب عمل کی ضرورت ہے!......

التزام جماعت

سعودی عرب پر حملے کا ذمہ دار کون؟

اسلامی شناخت بحال کیجئے!

مومن ہے تو بے تیغ بھی......

تنظیم اسلامی کی دعوتی سرگرمیاں

دشمنوں سے قتال کی اجازت

سُورۃُ الحَجّ ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ آیت : 39

أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰي نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُۨ ؀ۙ

آیت ۳۹ ﴿اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ ظُلِمُوۡا ؕ﴾ ’’اب اجازت دی جارہی ہے (قتال کی) ان لوگوں کو جن پر جنگ مسلط کی گئی ہے‘ اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔‘‘

سالہا سال سے انہیں تشدد وتعذیب کا نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ نت نئے طریقوں سے انہیں ستایا جا رہا تھا۔ انہیں گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا۔ اب تک اللہ تعالیٰ نے ایک حکم کے ذریعے ان کے ہاتھ باندھ رکھے تھے۔ یہ حکم اگرچہ وحی جلی کی صورت میں قرآن میں نہیں آیا مگر سورۃ النساء کی آیت ۷۷ میں ﴿کُفُّوۡۤا اَیۡدِیَکُمۡ﴾ کے الفاظ میں تصدیق کی گئی ہے کہ انہیں اپنے ہاتھ روکنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وحی خفی کے ذریعے حضورﷺ کو یہ حکم دیا گیا تھا اور آپﷺ نے تمام اہلِ ایمان کو اس سے مطلع فرما دیا تھا کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے‘ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے‘ تمہیں زندہ بھون کر کباب کر دیا جائے‘ تم لوگ جواب میں ہاتھ نہیں اٹھاؤ گے۔ بہرحال اب تک تو یہ حکم تھا‘ مگر اب ان کے ہاتھ کھولے جا رہے ہیں۔ اب انہیں اجازت دی جا رہی ہے کہ آئندہ وہ اینٹ کا جواب پتھر سے دے سکتے ہیں۔

﴿وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصۡرِہِمۡ لَقَدِیۡرُۨ ﴿۳۹﴾ۙ﴾ ’’اور یقیناً اللہ ان کی نصرت پر قادر ہے۔‘‘

تاکیداً یہاں پھر فرما دیا گیا کہ وہ اپنے آپ کو اکیلا نہ سمجھیں‘ یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری طرح قادر ہے اور وہ ضرور ان کی بھرپور مدد فرمائے گا۔

فرمان نبویؐ

مسلمانوں کی مدد

عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اَلۡمُسۡلِمُ اَخُو الۡمُسۡلِمِ لَا یَظۡلِمُہٗ وَلَا یُسۡلِمُہٗ مَنۡ کَانَ فِیۡ حَاجَۃِ اَخِیۡہِ کَانَ اللّٰہُ فِیۡ حَاجَتِہٖ وَمَنۡ فَرَّجَ عَنۡ مُسۡلِمٍ کُرۡبَۃً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنۡہُ بِہَا کُرۡبَۃً مِّنۡ کُرَبِ یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ وَمَنۡ سَتَرَ مُسۡلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ)) (متفق علیہ)

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو وہ اس پر ظلم وزیادتی کرتا ہے اور نہ اس کو بے یار ومددگار ہی چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا اللہ اس کی حاجت پوری فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی کسی پریشانی کو دور کرے گا تو اللہ روز قیامت اس کی پریشانی دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ روز قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔‘‘

ہفت روزہ
لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

2 تا 8 صفر المظفر 1441ھ جلد 28
یکم تا 7 اکتوبر 2019ء شمارہ 38

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: (042) 35473375-79
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 35869501-03 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 15 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 600 روپے
بیرونِ پاکستان
انڈیا ---------- (2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

......اب عمل کی ضرورت ہے!

لندن کے اخبار ''انڈیپنڈنٹ'' نے تحریکِ انصاف کی ایک سالہ حکومت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عمران خان نے پاکستان کو انٹرنیشنل پلیئر بنا دیا ہے۔ اب دنیا کے پاس اِس کے سوا کوئی آپشن نہیں کہ وہ پاکستان کو سنجیدہ لے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم پاکستانی اگر عمران خان کی ایک سالہ حکومت کا جائزہ لیں تو یہ سچ بولنا پڑے گا کہ جہاں تک خارجی محاذ کا تعلق ہے تحریکِ انصاف کی حکومت نہیں صرف اور صرف عمران خان اِس وکٹ پر شاندار انداز میں چوکے اور چھکے لگا رہے ہیں لہٰذا جو کچھ ''انڈیپنڈنٹ'' نے کہا ہے وہ ہرگز مبالغہ نہیں ہے۔ جہاں تک عمران خان کے اقوامِ متحدہ میں خطاب کا تعلق ہے تو اِس حوالے سے یہ کہنا بھی درست ہے کہ 27 فروری کو بھارت کو میدانِ جنگ میں شکست ہوئی جب پاکستان کے دس درخت گرانے کے جواب میں پاکستان نے بھارت کے دو طیارے گرا دیے اور 27 ستمبر کو اقوامِ متحدہ میں مودی عمران کے ہاتھوں چاروں شانے چت ہو گیا۔ ایک اسلامی تنظیم کے ترجمان کی حیثیت سے ہمیں اقوامِ متحدہ میں کی جانے والی اِس تقریر کا وہ حصہ انتہائی پسند آیا جس میں اُنھوں نے اسلام کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ کی عزت وتکریم اور حرمت کے حوالے سے، اسلاموفوبیا کے حوالے سے اور دہشت گردی کو اسلام سے جوڑنے کے حوالے سے جرأت مندانہ انداز میں اِسلام دشمن قوتوں کو دندان شکن جواب دیا ہے۔ وہ دورانِ خطاب کسی قسم کے احساسِ کمتری میں مبتلا نہیں ہوئے۔ اُنھوں نے جارحانہ انداز میں دنیا کے اِس بیانیہ کو چیر پھاڑ دیا کہ اسلام دہشت گردی کو پروموٹ کرتا ہے۔ کیا سری لنکا میں ہونے والی دہشت گردی کو ہندو دہشت گردی کہا گیا تھا؟ پھر یہ کہ اصل دہشت گرد کون ہے؟ یقیناً وہ جو ظلم وستم کی انتہا کر دیتا ہے، جو عزت وعفت کی دھجیاں اُڑا دیتا ہے، جو انسانوں سے کیڑے مکوڑوں کا سا سلوک کرتا ہے اور خون کی ندیاں بہاتا ہے اور اُن کا مالی وجانی استحصال کرتا ہے۔ وہ نہیں جو تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق جب سب کچھ جاتا دیکھتا ہے تو گن تھام لیتا ہے۔ آج کی دنیا میں کسی سربراہ مملکت کا یہ کہنا کہ اگر آپ مجھے پچپن دن کے لیے بند کر دیں گے تو میں بھی گن اُٹھا لوں گا۔ حقیقت یہ ہے کہ نائن الیون سے لے کر آج تک مغرب نے دنیا پر یہ بیانیہ مسلط کر رکھا ہے کہ کمزور اور مظلوم ردِّعمل میں جو کرتا ہے وہ دہشت گردی ہوتی ہے کوئی یہ نہیں کہتا، کوئی یہ نہیں لکھتا ہے کہ سرمایہ دار اور طاقتور نے ایسی فیکٹریاں لگائی ہوئی ہیں جن میں دوسرے مذاہب اور غریب اقوام کا خون اور ہڈیاں ڈال کر دہشت گرد پروڈیوس کیے جاتے ہیں۔

عمران خان نے اقوامِ متحدہ میں اپنے خطاب میں مغرب کو آڑے ہاتھوں لیا کہ وہ کس طرح توہین رسالت کے مجرموں کو تحفظ دے رہا ہے۔ اُنھوں نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ حضور ﷺ مسلمانوں کے دلوں میں بستے ہیں۔ حضور ﷺ ہمارے آئیڈیل ہیں اور اُن کی سیرتِ طیبہ قرآنی تعلیمات کی عملی تعبیر ہے اور اس کی پیروی ہم پر فرض ہے۔ ناموسِ رسالت کو مسلمان اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ وہ کسی طرح اور کسی صورت میں آپ ﷺ کی توہین برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ ﷺ نے جب مدینہ میں اسلامی حکومت قائم کی تو اسلام کا عادلانہ نظام نافذ کیا جس میں اقلیتوں کو تحفظ دیا گیا، عورتوں کو باعزت مقام دیا، غلاموں کے حقوق کا تحفظ کیا۔ اُنھیں مکمل حقوق دیے۔ یہاں تک کہ بعدازاں کئی غلام سلطنتوں کے حکمران بن گئے۔ اسلام ایک ایسی آزاد عدلیہ اور قانون کی بالادستی کا تصور دیتا ہے جس میں خلیفہ وقت ایک یہودی سے مقدمہ ہار جاتا ہے۔

ہمارے لیے یہ بات بھی حیرت اور خوشی کی تھی کہ عمران خان نے امریکہ میں کھڑے ہو کر کہا کہ امریکہ اور یورپ میں کم لباس پہننا کوئی غلط کام نہیں لیکن حجاب اوڑھنا جرم ہے۔ یہ بات عالم اسلام کا کوئی لیڈر تو اپنے ملک اور گھر میں کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اقوامِ متحدہ میں عمران خان نے کشمیریوں کا مقدمہ لڑا ہے اور خوب لڑا ہے وہ واقعتاً کشمیر کے سفیر اور کشمیریوں کے نمائندہ کہلانے کا حق دار ہے۔ اقوامِ متحدہ کو صاف صاف کہہ دیا کہ اگر یہ ادارہ کمزور ممالک سے انصاف نہیں کرتا اور اپنی قراردادوں پر عملدرآمد نہیں کروا سکتا تو پھر اس کا وجود ناکارہ اور بے کار ہے۔ دنیا پر یہ واضح کر دیا کہ بال اب آپ کی کورٹ میں ہے اگر آپ کشمیر میں ظلم وستم نہیں رکواتے، وہاں غیر انسانی کرفیو نہیں اُٹھایا جاتا، مظلوموں کی دادرسی نہیں ہوتی، کشمیر ایک بڑی جیل کی صورت اختیار کیے رکھتا ہے اور سیاسی قیدیوں کو رہا نہیں کیا جاتا تو پھر جو ردّعمل سامنے آئے گا اُس کے ذمہ دار کشمیری یا پاکستان نہیں ہوگا بلکہ اس کی ذمہ دار وہ دنیا ہوگی جس نے مظلوموں کی چیخ وپکار پر کان بند کر رکھے ہیں۔ پاکستان اپنے بھائیوں کی مدد کرنے پر مجبور ہے۔ اتنے طویل عرصہ تک تو جانوروں کو بند نہیں رکھا جا سکتا چہ جائیکہ جیتے جاگتے انسانوں کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے۔ کیا 8 لاکھ یہودی قید کر دیے جاتے تب بھی دنیا خاموش رہتی؟ کیا صرف امریکی محصور ہو جاتے تب بھی کوئی کارروائی نہ ہوتی؟ یہ نریندر مودی کی بھول ہے کہ کرفیو کی سختیاں کشمیریوں کو اپنی تحریک آزادی چھوڑنے پر مجبور کر دیں گی۔ جونہی کرفیو ختم ہوا Blood Bath کشمیر کا مقدر ہوگا۔ مودی تصور نہیں کر سکتا کہ کتنا زیادہ اور کتنا خوفناک خون خرابہ ہوگا۔ مودی کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ پاکستان اور بھارت دونوں ایٹمی ملک ہیں۔ بھارت پاکستان سے سات گنا بڑا ملک ہے اور چھوٹا ملک اپنی ہار کا تصور بھی نہیں کر سکتا اور واشگاف الفاظ میں واضح کر دیا گیا کہ جنگ ایسی صورت اختیار کر سکتی ہے کہ کسی کی بھی ہار یا جیت نہ ہو اور ہمارا خطہ ہی نہیں بلکہ تباہی اس سے بھی آگے جا سکتی ہے۔ بھارت یقیناً سوا ارب افراد کی مارکیٹ ہے اور تجارت کے حوالے سے دنیا کے منہ میں پانی آتا ہے لیکن خطہ تباہ و برباد ہو گیا تو کون کس سے تجارت کرے گا۔ یہ سب کچھ خارجی محاذ پر تھا جہاں عمران خان کے بدترین دشمن اعتراض کرنے سے قاصر ہیں۔ ہم بہ بانگِ دہل عمران خان کو یہ بتانا چاہیں گے کہ داخلی محاذ پر اُن کی اور خاص طور پر اُن کے ساتھیوں کی کارکردگی بہت زیادہ مایوس کن ہیں۔ معیشت کسی طور سنبھلنے نہیں پا رہی۔ مہنگائی نے عوام کی زندگی اجیرن کی ہوئی ہے۔ بیروزگاری ہے، گورننس Bad نہیں Worst ہے۔ عوام حکمران کے بچے ہوتے ہیں اگرچہ عوام کو خارجی حملوں سے بچانا بھی حکومت کا فرض ہے۔ لیکن گھر کے اندر اُن کا گلا گھونٹا نہیں جا سکتا۔ ٹیکسوں کا نفاذ حکومت کی ضرورت بلکہ مجبوری ہے لیکن ٹیکس کی ایسی بھرمار کر دینا کہ عوام کی کمر ہی ٹوٹ جائے کوئی اچھی حکمرانی نہیں ہے۔ امن وامان کی صورتِ حال بھی ملک میں اچھی نہیں ہے۔ ہمیں یہ کہہ دینے میں کوئی باک محسوس نہیں ہوتی کہ داخلی سطح پر حکومت بُری طرح ناکام ہوتی نظر آ رہی ہے۔ جس جرأت سے عمران خان نے بیرونی اور خارجی محاذ پر کارروائی دکھائی ہے اُس سے کہیں بہتر کارکردگی داخلی سطح پر بھی دکھانے کی ضرورت ہے۔ اگر اسی طرح کی جرأت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سود سے نجات حاصل کی جائے، عریانی اور فحاشی کو دفن کر دیا جائے، جب آپ خود کہتے ہیں کہ مغرب ہمارا دشمن ہے تو پھر اُس کی تہذیب سے چھٹکارا پانے کی بھرپور طریقے سے کوشش نہ کرنا چہ معنی دارد۔ عمران خان صاحب! محاذ خارجی ہو یا داخلی ہماری پناہ گاہ اسلام اور صرف اسلام ہے۔ یاد رکھیے، آدھا تیتر آدھا بٹیر نہیں چلے گا۔ اللہ تعالیٰ ایک ایک مسلمان سے مطالبہ کرتا ہے کہ پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ یہی مطالبہ پورے معاشرے سے ہے۔ یہی مطالبہ ریاست سے ہے۔ اسلام میں کوئی گرے ایریا نہیں۔ ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہمیں کدھر جانا ہے، وگرنہ اللہ رب العزت فیصلہ کر دے گا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم قومِ یونسؑ کی طرح توبہ کریں۔ خوشحالی اور بلند مقام اِس دنیا میں بھی ہمارا مقدر بنے گا اور آخرت میں بھی سرخرو ہوں گے۔ ان شاء اللہ!

التزامِ جماعت

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں امیر حلقہ پنجاب جنوبی ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی کے 20 ستمبر 2019ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

محترم قارئین! تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام جاری ''دعوت فکر اسلامی مہم'' کے حوالے سے تنظیم نے مختلف موضوعات ترتیب دیے ہیں تا کہ دین کی بنیادی اور حقیقی فکر لوگوں کے سامنے مختلف زاویوں سے اُجاگر ہو۔ اس حوالے سے آج ہمارا موضوع ہے ''التزام جماعت''۔ التزام کے معنی ہیں کسی چیز کے ساتھ چمٹ جانا۔ عرب میں جو لوگ حج و عمرہ کے لیے جاتے ہیں تو بیت اللہ شریف کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان جگہ کو ''مقام ملتزم'' کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کے ساتھ چمٹ کر اللہ سے دعائیں مانگتے ہیں۔ اسی سے یہ لفظ التزام جماعت ہے جس کا مطلب ہے جماعت کے ساتھ چمٹ جانا، یعنی کسی دینی جماعت کو لازم پکڑنا۔

حقیقت یہ ہے کہ دین کو قائم کرنا تمام انبیاء و رسل کی ذمہ داری تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور رسل مبعوث ہوئے لیکن ان میں صرف ایک ہی رسول اللہ ﷺ ہیں جن کے ہاتھوں اللہ کا دین غالب اور نافذ ہوا۔ دوسرے انبیاء نے اپنی ذمہ داری تو انتہائی احسن طریقہ سے ادا کی لیکن قوم نے ساتھ نہ دیا۔ حضور ﷺ کے بعد خلفائے راشدین نے اس نظام کو مستحکم کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے دور میں جھوٹے مدعیان نبوت، مانعین زکوٰۃ جیسی شورشیں کھڑی ہوگئیں، اور دوسری طرف سلطنت فارس نے مسلمانوں کے خلاف محاذ بنا لیا تھا اور اس کے ایک بادشاہ نے نبی اکرم ﷺ کا خط پہلے ہی چاک کر دیا تھا۔ لہٰذا خلافت راشدہ میں شورشوں پر قابو پایا گیا تا کہ دین اسلام مستحکم ہو۔ پھر دوسرا کام یہ ہوا کہ اس کے ثمرات خلفائے راشدین نے عوام تک پہنچائے۔ امن، سکون، عدل و انصاف، مساوات، خوشحالی، روحانیت، حیا اور ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری وغیرہ یہ تمام اقدار معاشرے میں پروموٹ ہوئیں اور عوام نے ان کا مشاہدہ کیا۔ بہر حال اسلام بطور دین خلافت راشدہ میں قائم و نافذ رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ یہ عمارت زمین بوس ہونے لگی اور آخر میں کہیں انگریز آ گیا، کہیں ولندیزی، کہیں فرانچ اور کہیں اطالوی اور ہم مسلمان بحیثیت غلام ان کی رعایا بن گئے۔ پھر آہستہ آہستہ آزادی کی تحریکیں اٹھیں، ہندوستان میں بھی آزادی کی تحریک اٹھی، بالآخر انگریز بھی چلا گیا اور وہ فزیکل غلامی تو ختم ہوگئی، لیکن وہ ذہنی غلامی، وہ سائنس، ٹیکنالوجی اور مغربی تہذیب سے مرعوبیت اور معاشی غلامی آج تک چل رہی ہے۔ آج بھی ہم آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے غلام ہیں۔ حالانکہ اللہ کا حکم ہے کہ:
﴿اَقِیْمُوا الدِّیْنَ﴾ (الشوریٰ:13) ''(اے مسلمانو!) دین کو قائم کرو۔''

مرتب: ابوابراہیم

اگر دنیا میں اللہ کا دین قائم نہیں ہے تو قائم کرو اور اگر قائم ہے تو قائم رکھنے کی جدوجہد کرو۔ یہ تمام انبیاء کی ذمہ داری تھی۔ ہمارے نبی ﷺ نے اس کو قائم کر کے دکھایا اور اب یہ اس اُمت کی ذمہ داری ہے کہ اگر نظام اسلام کی عمارت زمین بوس ہو جائے تو اس کو قائم کرے۔ لیکن یہ کام آسان نہیں ہے بلکہ یہ بڑی جان جوکھوں کا کام ہے، بڑی محنت، قربانی اور صبر آزما جدوجہد کی ضرورت ہے۔

یہ شہادت گہِ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

دین کو غالب کرنے کی جدوجہد ہمارے لیے لازم ہے، ضروری ہے، یہ انبیاء کا مشن ہے اور نبی اکرم ﷺ کے بعد یہ کام ہمیں سونپا گیا۔ لہٰذا اب اگر یہ عمارت گر گئی ہے تو اس کو غالب و قائم کرنا ہماری ذمہ داری ہے مگر یہ کام اکیلا انسان نہیں کر سکتا بلکہ اس کے لیے جماعت انتہائی ضروری ہے۔ اگر دین کا صحیح اور مکمل تصور ہم پر واضح ہو جائے تو پھر جماعت کے بغیر زندگی گزارنا کتنا معیوب ہوگا اس کا اندازہ قرآن کے فرامین اور احادیث رسول ﷺ سے لگایا جاسکتا ہے۔ فرمایا:

''اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جو خیر کی طرف دعوت دے، نیکی کا حکم دیتی رہے اور بدی سے روکتی رہے۔ اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔'' (آل عمران:104)

یہاں باقاعدہ تاکید کی جارہی ہے کہ تم میں ایک جماعت ضرور ایسی ہونی چاہیے جو معاشرے میں نیکی کا حکم دے اور برائیوں سے روکے۔ یعنی دین کو قائم کرنے کی جدوجہد کرے۔ لیکن بالفرض ہم جدوجہد نہیں کرتے۔ ہم کہتے ہیں دور فتن ہے، مسائل ہیں، مشکلات ہیں، ہمیں انفرادی طور پر اللہ کے احکام کو پورا کرنا چاہیے۔ ظاہر ہے جب اس جدوجہد میں شامل نہیں ہوتے تو جماعت میں بھی شامل ہونا ضروری نہیں سمجھتے۔ اس صورت میں اللہ کا فرمان کیا ہے؟ فرمایا:

''یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں' اور وہ لوگ جنہوں نے انہیں پناہ دی اور اُن کی مدد کی' یہ سب لوگ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے لیکن انہوں نے ہجرت نہیں کی' تمہارا (اب) اُن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں حتیٰ کہ وہ ہجرت کریں۔'' (الانفال:72)

یہاں دونوں طرح کے مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی منشاء ظاہر ہوتی ہے۔ ایک وہ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد جماعت کا التزام کیا۔ یعنی اللہ کے دین کی خاطر گھر سے نکلے، مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ مل گئے اور قربانیاں پیش کیں۔ اور دوسرے وہ جو ایمان تو لے آئے

لیکن جماعت کے ساتھ نہیں آئے تو ان کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ اکیلے اکیلے رہیں گے تو پھر تمہارا ان کے ساتھ ولایت اور محبت، دوستی، حمایت اور رفاقت کا کوئی رشتہ نہیں ہے۔ اسی طرح اگلی آیت کے آخر میں فرمایا:

''اگر تم یہ (ان قواعد وضوابط کی پابندی) نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ پھیلے گا اور بہت بڑا فساد برپا ہو جائے گا۔''

یعنی اگر تم نے معاشرے میں شریعت کو قائم کرنے کے لیے جدوجہد نہ کی تو دنیا میں بہت بڑا فتنہ پھیلے گا اور فساد برپا ہو جائے گا۔ آج دنیا میں کون کون سے فتنے ہیں جن میں ہم مبتلا ہیں۔ اپنے ملک کی ہی مثال لے لیں۔ یہ ملک اسلام کی بنیاد پر بنا تھا۔ تحریک پاکستان کا نعرہ تھا 'پاکستان کا مطلب کیا: لاالٰہ الا اللہ!' اور اس وقت کشمیری بھی ہمیں یاد دلا رہے ہیں: پاکستان سے رشتہ کیا: لاالٰہ الا اللہ! اصل رشتہ وہ ہے اور اسی مقصد کے لیے ملک بنا تھا۔ یہ دین کا تقاضا ہے، اللہ کا حکم ہے کہ ہم دین کو قائم کریں۔ لیکن اگر ہم ایسا نہیں کر رہے ہے تو پھر قرآن میں تین مرتبہ اللہ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۴۴﴾ (المائدہ:44) ''اور جو اللہ کی اُتاری ہوئی شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہی تو کافر ہیں۔''

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۵﴾ (المائدہ:45) ''اور جو فیصلے نہیں کرتے اللہ کی اُتاری ہوئی شریعت کے مطابق وہی تو ظالم ہیں۔''

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴۷﴾ (المائدہ:47) ''اور جو لوگ نہیں فیصلے کرتے اللہ کے اُتارے ہوئے احکامات وقوانین کے مطابق، وہی تو فاسق ہیں۔''

یہاں کفر حقیقی معنوں میں ہے۔ یعنی جو لوگ اللہ کے حکم کو نافذ نہیں کرتے وہ قانوناً تو کافر نہیں ہوں گے لیکن حقیقت کے اعتبار سے وہ کفریہ زندگی بسر کر رہے ہیں، ظلم اور بغاوت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اگر تم نے شریعت کا نظام یعنی اللہ کی حاکمیت کو قائم نہ کیا تو یہ معاشرہ فتنہ سے بھر جائے گا۔ اس لحاظ سے ہم اپنا جائزہ لیں تو ہم کن فتنوں کا شکار ہیں۔

1۔ باغی معاشرہ: ہم اللہ سے بغاوت اور سرکشی پر مبنی معاشرے میں سانس لے رہے ہیں البتہ اگر ہم دین کو نافذ کرنے کے لیے کچھ محنت اور کوشش کریں۔

2۔ باطل نظام: اگر اللہ کا قانون نافذ نہیں ہوگا تو جو بھی متبادل قانون ہوگا اس میں لوگوں کے اپنے مفادات ہوں گے۔ اگر بادشاہ کا قانون ہے تو وہ بادشاہ کے مفادات کا تحفظ کرے گا جبکہ رعایا کا استحصال ہوگا۔ اسی طرح اگر بیوروکریٹ، جاگیردار، سیاستدان اور صنعتکار قانون بنائیں گے تو ان کے مفادات کا تحفظ ہوگا جبکہ عوام بیچارے دھکے کھائیں گے۔ لوگوں کو انصاف نہیں ملے گا، وہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہیں گے اور معاشرے میں امن وسکون نہیں رہے گا۔

3۔ ظلم واستحصال: اگر اللہ کا قانون نافذ نہیں ہوگا تو پھر جن لوگوں کے ہاتھوں میں باگ ڈور ہوگی جیسے سرمایہ دار، جاگیردار، کرپٹ بیوروکریسی وغیرہ وہ عوام کے خون کا آخری قطرہ تک نچوڑ لینے کے لیے تیار ہو جائیں گے کہ زیادہ سے زیادہ ٹیکسز لگاؤ اور عوام کو نچوڑ ڈالو۔ اسی طرح سود سے انسان کا باطن تاریک ہو جاتا ہے اور دل پتھر کی طرح سخت ہو جاتا ہے کہ کسی مظلوم کی آہ اور التجا کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ انسان درندہ بن جاتا ہے اور جن کو سودی معیشت کے ذریعے لوٹا اور نچوڑا جاتا ہے وہ بھی حیوانوں کی طرح زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

4۔ اخلاقی تنزلی: جب اللہ کا دین قائم نہیں ہوگا تو پھر حیا کا سسٹم کہاں ہوگا؟ پھر تو عریانی، فحاشی فلم، ناچ گانے، فیسٹیولز، موج مستی، ماڈلنگ، کیٹ واکس تک نوبت جائے گی۔ نتیجہ میں عورتوں کی تذلیل ہوگی، بچیوں کے ساتھ ظلم وزیادتی ہوگی۔ یعنی اخلاقی لحاظ سے قوم تنزلی کا شکار ہوگی۔

5۔ تفرقہ: قرآن میں اللہ نے فرمایا:

﴿اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ﴾ ''کہ قائم کرو دین کو۔ اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔'' (الشوریٰ:13)

اگر دین کو قائم کرو گے تو جڑے رہو گے اگر قائم نہیں کرو گے تو متفرق ہو جاؤ گے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہر ایک نے اپنی اپنی الگ مسجد اور اپنے الگ شعائر دین بنا رکھے ہیں۔ جبکہ قرآن کہتا ہے:

''(اے نبی ﷺ!) جن لوگوں نے اپنے دین کے ٹکڑے کر دیے اور وہ گروہوں میں تقسیم ہو گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔'' (الانعام:159)

دعوت فکرِ اسلامی مہم

تنظیمِ اسلامی کا پیغام
نظامِ خلافت کا قیام

بانیٔ تنظیم: ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ
امیر تنظیم: حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ

ہمارا جہاد:
اپنے سرکش نفس، باطل نظریات،
منکرات اور ظالمانہ نظام کے خلاف ہے

تنظیمِ اسلامی
www.tanzeem.org

6۔تعصب: جب ہدف غلبۂ دین نہ ہو تو پھر انسان مال و دولت اور دنیوی شان وشوکت کے لیے دوڑتا ہے۔اس لیے کہ وہ ہمدردی، غم گساری، زکوٰۃ، عشر اور حقوق العباد کا تصور جو اسلام دیتا ہے وہ ذہن سے مفقود ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ دکھاوا، دوسروں کو حقیر سمجھنا اور اپنی برتری ثابت کرنے کے لیے کسی پر احسان کرنا جیسے جذبات لے لیتے ہیں۔ پھر اس کے ساتھ ہی ساتھ نسلی تفاخر اور لسانی وعلاقائی تعصبات اُبھر کر سامنے آجاتے ہیں۔لیکن اقبال نے کہا:

نسل اگر مسلم کی مذہب پر مقدم ہوگئی
اڑ گیا دنیا سے تو مانندِ خاکِ رہ گزر

حضرت بلال رضی اللہ عنہ حبشی تھے، کالے تھے لیکن اسلام نے وہ حیثیت دی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کو سیدنا بلال کہہ کر پکارتے تھے، یعنی ہمارے سردار بلال۔ یہ اللہ کے دین کا کمال تھا اور اسی دین کی بدولت مسلمان دنیا میں سپر پاور تھے لیکن جب مسلمانوں نے دین کو چھوڑا تو ان کی حالت راستے کے اس پتھر کی سی ہوگئی جسے ہر کوئی ٹھوکر مار کر گزر رہا ہے۔

قرآن کہتا ہے کہ اگر دین قائم نہیں ہوگا تو زمین فتنہ وفساد سے بھر جائے گی اور آج یہی صورت دنیا میں ہے۔ جبکہ دین کو قائم کرنے کے لیے جماعت کا ہونا ضروری ہے۔ ہمارے دین اسلام کے مزاج میں اجتماعیت ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تین افراد سفر پر ہوں تو ان میں سے ایک کو امیر بنالو، جب نماز کا وقت ہو جائے تو ان میں سے ایک آگے کھڑا ہو جائے اور دو پیچھے مقتدی ہو جائیں۔'' پھر ارکان اسلام: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔ ان سب میں اجتماعیت کا عنصر موجود ہے۔ اللہ نے فرمایا:

''اے اہل ایمان! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سچے لوگوں کی معیت اختیار کرو۔'' (التوبۃ: 119)

جیسے انسان آگ کے قریب بیٹھتا ہے تو اس کو حرارت لازمی پہنچتی ہے اسی طرح نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں گے تو تزکیہ نفس ہوگا اور آپ کے عمل میں کوئی کمی ہے تو ان شاء اللہ اس کی اصلاح ہو جائے گی۔ اسلام میں اجتماعیت کا ایک مزاج ہے جو قرآن ہمیں دے رہا ہے۔ فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝۴﴾ ''اللہ کو تو محبوب ہیں وہ بندے جو اُس کی راہ میں صفیں باندھ کر قتال کرتے ہیں' جیسے کہ وہ سیسہ پلائی دیوار ہوں۔'' (الصف: 4)

اقامت دین کی جدوجہد کرنے والی جماعت منظم اور متحد ہوتی ہے تاکہ کوئی شکوک وشبہات بیچ میں اثر انداز نہ ہونے پائیں اور نہ باطل کو دراڑیں ڈالنے کا موقع مل سکے۔

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اللہ نے فرمایا مجھے تو ایسے لوگ پسند ہیں۔ اس کی بہترین مثال جماعت صحابہؓ ہے۔ جنہوں نے حضور ﷺ کی معیت میں جہاد بھی کیا، دعوت بھی دی اور اس فکر کو آگے بھی پہنچایا اور آپس میں انتہائی رحیم وشفیق تھے لیکن کفر کے مقابلے میں بہت سخت تھے۔

احادیث کی روشنی میں جماعت کی اہمیت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر جماعت کی شکل میں رہنا فرض ہے اور تم اکیلے مت رہو اس لیے کہ اکیلے شخص کا ساتھی شیطان بن جاتا ہے لیکن اگر دو (مسلمان) ساتھ رہیں تو وہ دُور ہو جاتا ہے''۔ آگے فرمایا: ''جو شخص چاہتا ہے کہ جنت کی خوشبو پائے تو وہ جماعت سے چمٹ جائے''۔ ایک حدیث میں فرمایا: اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے''۔

آج ہماری عوام کی اکثریت جماعت کو اہم یا لازم سمجھتی ہی نہیں۔ حالانکہ دین کا مکمل نفاذ جماعت کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج 72 سال ہو گئے ہم پاکستان میں اسلام کو نافذ نہیں کر سکے حالانکہ یہ اسلام کے نام پر بنا تھا۔ اس میں بیوروکریٹس، سیاستدانوں اور جاگیرداروں کا بھی قصور ہوگا لیکن ایک فیکٹر یہ بھی ہے کہ اسلام کو بحیثیت دین عوام نے کتنا سمجھا اور اگر سمجھا تو پھر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کتنا کیا حالانکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں، مجھے ان کا حکم اللہ نے دیا ہے: التزام جماعت، سمع وطاعت، ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ۔ یاد رکھو! جو شخص بالشت برابر بھی الجماعۃ سے الگ ہوا، اس نے اپنی گردن سے اسلام کا قلادہ اتار دیا، اِلّا یہ کہ وہ دوبارہ الجماعۃ کے ساتھ منسلک ہو جائے''۔

الجماعت اور جماعت میں فرق:

الجماعت وہ ہے جس میں تمام مسلمانوں کا ایک ہی امیر ہو۔ جیسے خلفائے راشدین کی ایک جماعت تھی سب کا ایک امیر تھا، سب کا اس پر اعتماد تھا۔ الجماعت سے جو نکلے گا تو حضور ﷺ نے فرمایا: ''جو جماعت سے کٹا وہ آگ کی طرف چلا گیا''۔ کیونکہ وہ الجماعت ہے۔ لیکن آج دنیا میں الجماعت نہیں ہے کیونکہ پوری اُمت مسلمہ کا کوئی ایک امیر نہیں۔ لہٰذا آج الجماعت نہیں ہے بلکہ جماعتیں ہیں۔ جو الجماعت کو قائم کرنے کے لیے اپنی طرف سے محنت اور کوشش کر رہی ہیں۔ لہٰذا جس جماعت میں بھی آپ خلوص اور اخلاص دیکھیں، ان کا طریقہ کار دیکھیں تو اس میں شامل ہو کر اپنے دینی فریضے کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ قرآن اور نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات تو یہی ہیں کہ اکیلے اکیلے زندگی بسر نہ کرو۔

ایک جماعت تنظیم اسلامی کے نام سے ہے جو کوشش کر رہی ہے، جدوجہد کر رہی ہے کہ اللہ کا دین غالب ہو اور راستہ وہ ہو جو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بتایا۔ لیکن اگر آپ کی نظر میں کوئی دوسری جماعت ہے جس کے بارے میں آپ سمجھ رہے ہوں کہ وہ دین کے غلبے کے لیے بہتر کام کر رہی ہے تو اس میں شامل ہو جائیں۔ کیونکہ اقامت دین کا فریضہ ہر مسلمان کا فریضہ ہے اور یہ اکیلے ادا نہیں ہو سکتا۔ اس کے لیے کوئی نہ کوئی جماعت ضروری ہے۔ جماعتی زندگی میں بہت برکات ہیں جو اللہ کے رسول ﷺ نے اور قرآن نے بتائی ہیں۔ حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود سنا اللہ کے رسول ﷺ سے کہ: ''تین باتیں اگر تم اختیار کرو تو مسلمان کے دل سے میل اور کینہ جاتا رہے گا۔ پہلی بات: عمل خالص اللہ کے لیے۔ دوسری بات: جو تمہارے ذمہ دار حضرات ہیں ان کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرو۔ اور تیسری چیز: جماعت کے ساتھ چمٹ جاؤ، اس لیے کہ جماعت والے ساتھیوں کی دعائیں تمہاری حفاظت کریں گی۔''

جماعتی زندگی میں اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ ساتھیوں کی دعائیں اور جنت کی خوشبو بھی ہوگی اور شیطان کے پھندے سے بھی بچ جاؤ گے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی جماعت کو جو صحیح طور پر کام کر رہی ہو حزب اللہ قرار دیا۔ فرمایا:

﴿اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۲۲﴾ (المجادلہ)
''آگاہ ہو جاؤ! یقیناً اللہ کی جماعت کے لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔''

اللہ کی جماعت حزب اللہ ہے اور وہی دنیا میں بھی غالب ہو کر رہے گی اور آخرت میں بھی یہی فلاح پانے والی ہے۔ یہاں فرشتوں کی جماعت کوئی نہیں ہے، کمزوریاں ہوں گی اور کچھ کمی کوتاہیاں بھی ہوں گی کیونکہ بہرحال یہ انسانوں کا معاشرہ ہے۔ جس جماعت میں بھی بحیثیت مجموعی آپ کو خلوص نظر آئے، طریقہ کار صحیح نظر آئے اور دعوت صرف دین کی بنیاد پر ہو تو اس میں شامل ہو کر اقامت دین کے فریضے کی ادائیگی کے لیے جدوجہد کریں تاکہ ہم دنیا کے امتحان میں بھی سرخرو ہو جائیں اور اُخروی فلاح کی اُمید بھی حاصل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان دینی تقاضوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

خطاب بہ جاوید

21

سخنے بہ نژادِ نو
نئی نسل سے کچھ باتیں

69 ماہ گردد تا شود صاحبِ مقام | سیر آدم را مقام آمد حرام!

چاند مسلسل (دن رات) گردش میں رہتا ہے کہ ہلال سے ’بدر‘ (چودھویں کا چاند) بن جائے (تو بھی مسلسل جدوجہد سے کاملیّت کے حصول اور خودی کو بلند کرنے کا سفر جاری رکھ)

70 زندگی جز لذتِ پرواز نیست | آشیاں با فطرتِ او ساز نیست!

(اے نوجواں مسلم!) زندگی مسلسل سفر ہے اور اس سفر کو خوشگوار (اور بامقصد) بنانا ہی اصل زندگی ہے (بامقصد سفر اور زندگی کے نصب العین رضائے الٰہی کے حصول کے لیے) انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ دنیا میں (پرتعیش رہائش اور LUXURIES) آشیانہ کا تصور اور خواہش تمہارے لیے ساز گار نہیں ہے

71 رزقِ زاغ و کرگس اندر خاک گور
رزقِ بازاں در سوادِ ماہ و ہور

(اپنی خودی کی حفاظت کر کے انسان شاہین بنتا ہے اور خودی کو بھلا کر کوّا اور گدھ بن جاتا ہے خودی سے ناآشنا مغربی انسان) کووں اور گدھوں کی طرح قبر کی مٹی، مردار میں رزق تلاش کرتے ہیں (یعنی بطن وفرج کے پجاری ہیں) جبکہ شاہین کا رزق شمس وقمر کے گردونواح میں ہے (آخرت اور خداشناسی سے عبارت ہے)

69۔ اے پسر! زمین وآسمان اور چاند تاروں کی گردش آفاقی آیات ہیں ❶ تم دیکھتے نہیں کہ یہ اجرامِ فلکی مسلسل چل رہے ہیں ❷ چاند مسلسل محوِ سفر ہے اور وہ ہلال سے بدر بننے کے لیے اپنا سفر جاری رکھ کر ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ انسان کو محوِ سفر ہی رہنا چاہیے یہی اس کی عبادت ہے اور ذوقِ سفر ولذتِ سفر ہی اس کا حاصل ہے اور اسی میں اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کامیابی کی ضمانت ہے۔

70۔ اے مسلم نوجوان! زندگی کے اس سفر کو بامقصد بنانا اور راضی برضائے رب رہ کر دنیا میں اپنے حصّے کا کام کر جانا ہی مطلوب ہے۔ اسی سے رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے اور اسی میں دنیا اور آخرت کی فلاح ہے۔ لذتِ پرواز کے سوا کچھ اور مقصود ہی نہیں ہونا چاہیے۔ یہ دنیا انسان کے لیے دل لگانے اور مستقل رہنے کے منصوبے بنانے کی جگہ ہی نہیں ہے۔ فطرتِ انسانی میں اللہ سے محبت اور اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش ہی حاصل زندگی ہے اور سیدنا مصطفےٰ ﷺ کے راستے پر یہ سفر کرنا ہی تقاضائے خودی ہے۔

71۔ اس دنیاوی زندگی میں بے شمار انسانوں سے واسطہ پڑتا ہے مگر سب انسان انسان کہلانے کے مستحق نہیں ہوتے۔ اکثریت اپنے رب کو بھلا کر بس دنیاوی زندگی کے عیش (HIGHER STATUS OF LIVING) کے لیے سرگرداں رہتے ہیں ایسے لوگ حقیقی انسان نہیں یہ جانور ہیں یہ کوّے اور گدھ اپنا مادّی رزق روئے ارضی پر تلاش کرتے ہیں۔ حقیقی انسان تو ’ثریا سے بلند‘ نصب العین رکھتے ہیں۔ ❸ ان کا مطمع نظر آخرت اور مطلوب اللہ کو راضی کرنا ہوتا ہے اور وہ اپنے رب کا تقرّب بذریعہ فرائض میں لگے رہتے ہیں۔ یہ مقام جبریل علیہ السلام کے مقام سے بہت آگے ہے۔ ؎

در دشت جنون من جبریل زبوں صیدے
یزداں بکمند آور اے ہمت مردانہ

❶ ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ﴾ (آل عمران: 190)
”بے شک آسمان اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں“۔

❷ چاند اور تارے — علامہ اقبال

ڈرتے ڈرتے دمِ سحر سے
تارے کہنے لگے قمر سے
نظارے رہے وہی فلک پر
ہم تھک بھی گئے چمک چمک کر
کام اپنا ہے صبح و شام چلنا
چلنا چلنا، مدام چلنا
بے تاب ہے اس جہاں کی ہر شے
کہتے ہیں جسے سکوں، نہیں ہے
رہتے ہیں ستم کش سفر سب
تارے، انساں، شجر، حجر سب
ہوگا کبھی ختم یہ سفر کیا
منزل کبھی آئے گی نظر کیا
کہنے لگا چاند، ہم نشینو
اے مزرعِ شب کے خوشہ چینو!
جنبش سے ہے زندگی جہاں کی
یہ رسم قدیم ہے یہاں کی
ہے دوڑتا اشہبِ زمانہ
کھا کھا کے طلب کا تازیانہ
اس رہ میں مقام بے محل ہے
پوشیدہ قرار میں اجل ہے
چلنے والے نکل گئے ہیں
جو ٹھہرے ذرا، کچل گئے ہیں
انجام ہے اس خرام کا حسن
آغاز ہے عشق، انتہا حسن

❸ خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے، بتا تیری رضا کیا

سعودی آئل تنصیبات پر حملہ مڈل ایسٹ کا نائن الیون ہے۔اس کے بعد جنگ و جدل کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوگا:ایوب بیگ مرزا

امریکہ چاہتا ہے کہ ایران و عرب کو آپس میں لڑا دیا جائے تاکہ اس کا اسلحہ بھی خوب بکے اور گریٹر اسرائیل کا راستہ بھی ہموار ہوجائے:رضاء الحق

مولانا مدنی کے بیان پر سخت مایوسی ہوئی۔آج تو فاروق عبداللہ بھی دوقومی نظریہ کا حامی ہے لیکن مولانا کا بیان دوقومی نظریہ کی نفی کر رہا ہے:آصف حمید

سعودی عرب پر حملے کا ذمہ دار کون؟ کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: کیا کشمیر کے بارے میں جمعیت علماء ہند کا موقف درست ہے؟

آصف حمید: اس وقت ہندوستانی عام مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ اس کا جینا اور مرنا ہندوستان میں ہے۔کہیں اور جائے پناہ نہیں ہے۔لہٰذا مجھے یہاں coexistence کر کے چلنا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں مسلمان اقلیت میں ہیں اور دوسری طرف ہندو توا بد معاشی پر اترا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ڈرے سہمے ہوئے ہیں۔اس وقت سوائے پاکستان کے دنیا کا کوئی ملک ان کی حمایت نہیں کر رہا ہے اور وہ اگر پاکستان کی حمایت کرتے ہیں تو ان کو غدار وطن سمجھا جاتا ہے۔ہماری پوری ہمدردی اور محبت وہاں کے مسلمانوں سے ہے۔ان کے لیے ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور انہیں کسی سخت آزمائش میں نہ ڈالے۔بی جے پی کے ان دو ادوار سے پہلے دیکھا جائے تو یہی لگتا تھا کہ بھارت نے سیکولرازم کا لبادہ اوڑھا ہوا تھا۔وہاں کچھ فسادات ہوتے تھے لیکن پھر کنٹرول کر لیے جاتے تھے۔آر ایس ایس بیسویں صدی کی بنی ہوئی ہے لیکن آہستہ آہستہ وہ اب اس لیول پر پہنچ چکی ہے کہ ریاستی مشینری کی ساری طاقت اس کے ہاتھ میں آچکی ہے۔جس کی وجہ سے وہاں کا عام مسلمان ڈرا سہما ہوا ہے۔بدقسمتی سے فرقہ واریت نے وہاں کے مسلمانوں کو مزید کمزور کر دیا ہے۔جیسے یہاں پاکستان میں مسلمان متحد نہیں ہیں یہی صورت حال وہاں پر بھی ہے۔جمعیت علماء ہند کے مولانا مدنی کا بیان آیا کہ کشمیر ہندوستان کا اٹوٹ انگ ہے۔ہمیں اس بیان سے بڑی مایوسی ہوئی کہ انہوں نے حق کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔حالانکہ وہ دیوبند کے بہت بڑے عالم ہیں۔دیوبند وہاں مسلمانوں کا بہت بڑا ادارہ ہے اور ہمارے لیے بھی وہ ادارہ قابل احترام ہے۔لیکن مولانا کے بیان سے ہمیں سخت مایوسی ہوئی۔ آج تو انڈیا میں فاروق عبداللہ جیسا شخص بھی کہہ رہا ہے کہ دوقومی نظریہ ٹھیک تھا لیکن مولانا کا بیان تو واضح طور پر دوقومی نظریہ کی نفی کر رہا ہے۔بہر حال یہ ان کی مجبوری کا بیان ہے۔پھر انہوں نے کہا کہ کشمیر کے معاملے میں ہم حکومت کے ساتھ ہیں جو ان کی بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ وہ حکومت کے ساتھ نہیں ہیں بلکہ وہ کشمیر کے معاملے میں بی جے پی کے ساتھ ہیں۔کیونکہ ان کے بیان سے کانگریس اور دوسری جماعتوں نے بھی اختلاف کیا ہے۔ بی جے پی تو 2021ء تک ہندوستان سے مسلمانوں کا صفایا چاہتی ہے۔اس نے آسام میں بیس ہزار مسلمانوں کی شہریت ختم کر دی ہے لیکن مولانا اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔مولانا کانگریس کے ساتھ بھی کھڑے ہو سکتے تھے اور مودی کے خلاف کہہ سکتے تھے کہ اس نے آئین کو توڑا

مرتب: محمد رفیق چودھری

ہے۔پھر انہوں نے اپنی پریس بریفنگ میں کشمیر میں ہونے والے بھارتی ظلم و ستم کا ذکر تک نہیں کیا حالانکہ دنیا بھر کی انسانی حقوق کی تنظیمیں یہ کہہ رہی ہیں کہ وہاں پر ظلم ہو رہا ہے۔لیکن مولانا نے اس کا ذکر نہ کر کے کشمیری مسلمانوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے جو قابل مذمت ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ ان کی اتنی مجال بھی نہیں ہے اور وہ بی جے پی کے اتنے زیر بار آئے ہوئے ہیں حالانکہ وہاں کے بہت سارے ہندو بھی ان مظالم کی مذمت کر رہے ہیں۔وہ کہہ سکتے تھے کہ ہم ہندوستانی ہیں ہم ہندوستان کے آئین کے ساتھ ہیں۔اپنے وطن سے محبت اپنی جگہ لیکن اصولی موقف کو بیان بھی کریں اور کتمان حق کا مظاہرہ تو نہ کریں

ایوب بیگ مرزا: اس حوالے سے ماضی کا جائزہ لیں تو قبل از تقسیم ہند بھی جمعیت علماء ہند نے یقیناً مسلم لیگ سے اختلاف کیا تھا اور پاکستان کے قیام کی مخالفت کی تھی اور قائداعظم اور علامہ اقبال کی بھی مخالفت ہوئی تھی لیکن آج تک ہم اس کا کسی نہ کسی انداز میں دفاع کرتے رہے کہ انہوں نے مخالفت ضرور کی تھی لیکن ان کی مخالفت نیک نیتی پر مبنی تھی۔ان کا خیال تھا کہ مسلمانوں کی بہتری تقسیم میں نہیں ہے بلکہ متحدہ ہندوستان میں ہے۔تو ایسا نہیں تھا کہ وہ ہندوؤں کی حمایت کر رہے تھے بلکہ وہ مسلمانوں کی بہتری کی بات کر رہے تھے۔بہر حال آج تک ہم ان کے موقف کا دفاع کرتے رہے اور اپنے ملک کے سیکولر لوگوں کی تنقید کا نشانہ بنتے رہے کہ آپ ان لوگوں کی حمایت کرتے ہیں جو پاکستان کے مخالف تھے۔لیکن اب انہوں نے اس سے بھی ہاتھ دھو لیے ہیں۔حالانکہ اگر انہیں اپنا موقف ظاہر کرنا ہی تھا تو کانگریس کے ساتھ مل کر بی جے پی کے اقدامات کی مخالفت کر سکتے تھے۔اگر ایسا بھی نہیں کر سکتے تھے تو کم از کم خاموشی اختیار کر لیتے لیکن ان کے بیان سے یہی مطلب نکلتا ہے کہ کشمیر میں بھارتی فوجی جو ظلم و ستم ڈھا رہے ہیں وہ اس کی تائید کر رہے ہیں اور کشمیریوں کو مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ انڈیا کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کریں۔وہاں پر جمعیت علماء ہند کے دو دھڑے ہیں۔ایک دھڑا مولانا ارشد مدنی کے ساتھ ہے جبکہ دوسرا مولانا اسعد مدنی کے ساتھ ہے۔افسوس کی بات یہ ہے کہ اس حوالے سے دونوں دھڑوں کا موقف ایک ہی ہے۔دونوں نے مل کر نہلے پہ دہلا مارا ہے اور بی جے پی نے ان کی زبردست حمایت کی ہے جو ہمارے لیے

افسوسناک ہے۔ بہرحال وہ مسلمان ہیں، ہمارے بھائی ہیں، جمعیت علماء اسلام سے ہماری ہمدردیاں ہیں۔ کاش وہ حق کا راستہ اختیار کریں۔

آصف حمید: مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ نے بھی قیام پاکستان کی مخالفت کی تھی لیکن جب پاکستان بن گیا تو انہوں نے پاکستان کے قیام کو مسجد سے تشبیہہ دیتے ہوئے بہت خوبصورت بات کہی تھی کہ جب تک مسجد نہ بنے تو اختلاف کیا جاسکتا ہے کہ وہ کہاں بنے اور کس طرح بنے لیکن جب وہ بن جائے تو پھر اس کی حفاظت ہر مسلمان کا فرض ہے۔ یہ کوئی چھوٹا بیان نہیں تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کو پاکستان سے اچھی امیدیں تھیں لیکن یہ ہماری نالائقی ہے کہ ہم ان پر پورا نہیں اتر سکے۔ لیکن بدقسمتی سے ان کے پیروکار آج ہندوؤں کی زبان بولتے ہوئے پاکستان کو دشمن قرار دے رہے ہیں۔ اس وقت علامہ اقبال نے بھی کہا تھا کہ:

عجم ہنوز نداند رموزِ دیں، ورنہ
ز دیوبند حُسین احمد! ایں چہ بوالعجبی است
سرود بر سرِ منبر کہ مِلّت از وطن است
چہ بے خبر ز مقامِ محمدِ عربی است
بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی، تمام بولہبی است

ان اشعار کے پیچھے واقعہ یہ ہے کہ مولانا حسین احمد مدنیؒ نے کہہ دیا تھا کہ قوم وطن سے بنتی ہے۔ اس پر علامہ اقبال نے یہ اشعار کہے تھے لیکن بعد میں ان کا یہ اختلاف ختم ہوگیا تھا۔ آج مولانا نے جو بیان دیا ہے یہ اشعار اس پر صادق آتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ مسلمان امت جسد واحد کی طرح ہے اگر جسم کے ایک حصے میں تکلیف ہو تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔ مولانا کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہندوتوا جس انداز سے آگے بڑھ رہا ہے اس کا نشانہ پورے ہندوستان کے مسلمان بھی بن سکتے ہیں۔ وہ اس نعرے کے مطابق آگے بڑھ رہے ہیں کہ مسلمان کے دو استھان: قبرستان یا پاکستان! انڈیا میں ہمارے مسلمان دوست کہتے ہیں کہ آپ صرف پاکستان کا ذکر کیا کریں ہماری سپورٹ میں بات نہ کریں کیونکہ اس کی وجہ سے ہندو غصے میں آتے ہیں اور ہمارے لیے مشکلات کھڑی ہوتی ہیں۔ لیکن ہمیں دکھ ہوتا ہے کیونکہ پاکستان تو ان کے لیے ایک محفوظ قلعہ ہونا چاہیے تھا۔

ایوب بیگ مرزا: مولانا نے یہ بھی کہا کہ پاکستان دنیا کو جو تاثر دے رہا ہے کہ بھارت کے مسلمان تکلیف میں ہیں تو یہ غلط ہے۔ حالانکہ آئے دن بی جے پی راہنماؤں کے ایسے بیانات سامنے آتے جن سے ان کے مسلم دشمن عزائم کھل کر سامنے آتے۔ کچھ عرصہ پہلے ایسی ویڈیوز منظر عام پر آئی ہیں جن میں بی جے پی کے کچھ راہنماؤں نے یہاں تک کہا ہے کہ کشمیر میں جو لوگ پاکستان زندہ باد کے نعرے لگا رہے ہیں ان کی گردن مروڑ دو یہاں تک کہ وہ دوبارہ ہندو بن جائیں۔ ان کے راہنما باقاعدہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہندوستان میں صرف ہندو رہ سکتے ہیں باقی سب لوگوں کو ہم ختم کریں گے۔ وہ ہندوستان کو ہندوؤں کا استھان سمجھتے ہیں۔ اگر اب بھی ہم کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرکے بیٹھے رہے تو پھر قصور ہمارا ہی ہوگا۔

سوال: مسلمانان ہند کیا پالیسی اپنا کر بی جے پی کے سفاکانہ اور ظالمانہ عزائم کو خاک میں ملا سکتے ہیں؟

آصف حمید: سب سے پہلے ان کو متحد ہونا چاہیے۔ کیونکہ اب ان کے survival کا مسئلہ ہے۔ اجمیر شریف کے سجادہ نشین کا بیان بھی یہی پیغام دیتا ہے کہ وہ آپس میں رابطے بڑھائیں۔ وہاں مختلف مسالک کے لوگ مل کر اتحاد قائم کریں۔ مودی گجرات کے مسلمانوں کا قصائی ہے اس سے امید نہ لگائیں۔ اگر وہاں مسلمان متحد ہو جائیں تو ایک بہت بڑی طاقت بنیں گے اور پھر وہ اپنی حفاظت خود کرسکیں گے۔ پھر وہ دوسری اقلیتوں کو بھی ساتھ ملائیں کیونکہ ہندوتوا کا یہ سیلاب سب کو ختم کرنے کے لیے بڑھ رہا ہے۔ وہ بی جے پی کی بجائے دوسرے روشن خیال ہندوؤں سے بات کریں۔ کانگریس بھی ہندوؤں کی جماعت ہے لیکن اس کی حکومت میں مسلمان بڑی اچھی پوزیشن میں تھے۔ کم سے کم اس کا کوئی عسکری گروپ تو نہیں ہے۔

ایوب بیگ مرزا: مجھے تاریخ کا وہ دور یاد آ رہا ہے جب اٹھارویں صدی میں ہندوؤں (مرہٹوں) نے 75 فیصد ہندوستان پر قبضہ کرلیا تھا تو احمد شاہ ابدالی نے آ کر ان کی طاقت کو دبایا تھا۔ لیکن ہندوستان کے مسلمان بہت زیادہ مصلحت بینی کا شکار ہیں۔ انہوں نے بہت زیادہ دفاعی پالیسی کو اختیار کیا ہوا ہے۔ اگر انہوں نے یہی پالیسی اختیار کیے رکھی تو پھر ان کا وہی حال ہوگا جو اٹھارویں صدی میں مسلمانوں کا ہونے والا تھا۔ ضرورت اس بات کی ہے ایک طرف وہ متحد ہوں اور دوسری اگر ان کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے تو وہ پسپائی اختیار نہ کریں بلکہ جارحانہ موقف اپنائیں۔ اگر ہندو کہتے ہیں کہ ہم نے ملیامیٹ کردینا ہے تو اس جہنم کو قبول کرنے کی بجائے اس وقت کھڑے ہو جائیں۔ وہاں کے مسلمانوں کا اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک اتحاد قائم ہونا چاہیے چاہے وہ غیر سیاسی کیوں نہ ہو۔ ایک مرتبہ شاہ بانو کیس کے حوالے سے مسلمانوں نے اتحاد کیا تھا تو ہندوستانی حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پڑے تھے اور اس میں کوئی مار دھاڑ بھی نہیں ہوئی تھی۔ وہاں بے شک حکومت ہندو کرے لیکن سیکولرازم کی بنیاد پر تمام اقلیتوں کو حقوق دیے جائیں تو مسلمانوں کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

سوال: سعودی عرب میں آئل فیکٹری پر حملوں کا اصل ذمہ دار کون ہے؟

رضاء الحق: ان حملوں کے حوالے سے مختلف لوگوں کی مختلف آراء ہیں۔ لیکن کہا جارہا ہے کہ ایک ڈرون حملہ ہوا ہے جس میں کروز میزائل استعمال ہوا ہے جس کی وجہ سے تقریباً پچاس فیصد فیکٹری تباہ ہوگئی۔ یہ اصل میں ایک عرب امریکن کمپنی تھی جس کو ارامکو کا نام دیا گیا تھا۔ 1920ء میں جب وہاں تیل دریافت ہوا اس وقت سے یہ کمپنی کام کررہی ہے۔ سعودی عرب میں آئل خاص علاقوں کے اندر موجود ہے اور یہ زیادہ تر مشرقی علاقے ہیں جہاں شیعہ آبادی بہت زیادہ ہے۔ ایک رائے یہ ہے کہ ان حملوں میں حوثی ملوث تھے اور انہوں نے ذمہ داری قبول بھی کرلی ہے۔ دوسری رائے امریکہ کی ہے جس کے مطابق اس حملے میں ایران ملوث ہے۔ ایک رائے یہ بھی ہے کہ یہ وہاں کا نائن الیون ہے یعنی یہ امریکہ کی ان سائیڈ جاب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قطیف میں جہاں یہ ارامکو کی فیکٹری موجود ہے اس کے بالکل ساتھ امریکہ کا ایک ملٹری بیس بھی موجود ہے۔ اس وقت سعودی عرب میں 9 امریکن ملٹری بیسز موجود ہیں۔ اگر حوثی اس طرف کوئی ڈرون اُڑائیں یا ایران میزائل حملہ کرے تو وہ امریکہ کی مدد سے ہی کرسکتے ہیں کیونکہ سیٹلائیٹ امیجری ساری امریکہ ہی مہیا کرتا ہے۔ جہاں حملہ ہوا وہاں سے یمن بارہ سو کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ درمیان میں جگہ جگہ امریکہ کے بیسز ہیں اور ان میں امریکی ڈیفنس سسٹم بھی ہیں۔ اگر ڈرون یمن سے آیا تو امریکی ڈیفنس سسٹم نے اسے مار کیوں نہ گرایا؟ امریکہ نے پہلے کہا کہ یہ حملہ عراق سے ہوا ہے لیکن اب وہ ایران پر الزام لگا رہا ہے۔ بہرحال جس طریقے سے یہ حملہ ہوا ہے تو یہ اسی ماڈل کے مطابق ہوا ہے

جس طرح نائن الیون کا واقعہ ہوا تھا۔ بظاہر یہ لگ رہا ہے کہ یہ ان سائیڈ جاب تھی جو امریکہ نے وہاں کروائی ہے۔ خطے پر اس واقعہ کے کیا اثرات پڑیں گے یہ آنے والا وقت بتائے گا۔ ابھی چند روز پہلے چین کی ایران کے ساتھ تیل کے حوالے سے ڈیل ہوئی تھی۔ کیونکہ اس وقت چین کو آئل کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ جبکہ آئل پروڈیوسنگ کمپنیز اوپیک کے ساتھ منسلک ہیں۔ سعودی عرب، وینزویلا، قازقستان وغیرہ بھی اوپیک کے ساتھ منسلک ہیں۔ یہ سارے ممالک کروڈ آئل کا دنیا بھر میں صرف دس فیصد پیدا کرتے ہیں۔ اس وقت امریکہ دنیا کا سب سے بڑا آئل پروڈیوسر ہے جو شیلنگ کے ذریعے آئل نکالتا ہے۔ خاص طور پر ٹیکساس میں بہت زیادہ آئل موجود ہے

سوال: کیا امریکہ اوپیک تیل سسٹم کو ختم کرنے کے لیے پراکسی رول کرنا چاہتا ہے؟

رضاء الحق: اس میں پراکسیز کی بات نہیں ہے۔ 1970ء میں جب پیٹرو ڈالر کا تصور سامنے آیا تھا تو اس وقت ہی یہ شرائط طے ہو چکی تھیں کہ سعودی عرب سے تیل امریکن کمپنیز نکالیں گی اور جب وہ بکے گا تو ڈالر میں بکے گا اور وہ ڈالرز امریکن بینکس میں جمع ہوں گے۔ لہٰذا امریکہ کے پاس پہلے ہی آئل کی اجارہ داری موجود ہے۔ چین آئل پیدا کرنے والا ملک نہیں ہے لیکن اس کو تیل کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اسی لیے وہ ایران کے ساتھ ڈیل کر رہا تھا اور یہ ڈیل تقریباً چار سو بلین کی ہے۔ البتہ اس واقعہ کا اصل مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ جس طرح نائن الیون کے بعد جنگوں کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا اس طرح اس واقعہ کے بعد بھی ایران و عرب کو آپس میں لڑا دیا جائے تاکہ امریکہ کا اسلحہ خوب بکے اور ایران و عرب دونوں کمزور ہوں۔ یہ دونوں کمزور ہوں گے تو گریٹر اسرائیل کا راستہ خود بخود ہموار ہو جائے گا۔ بہرحال یہ ان کا پلان ہے جو اللہ تعالیٰ کا پلان ہے وہ مختلف ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

سوال: سعودی عرب کی آئل فیکٹری پر حملہ یا عالمی معیشت پر حملے کی سازش، حقیقت کیا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: یہ بالکل نائن الیون کی طرح کا واقعہ ہے۔ جس طرح نائن الیون کے واقعہ نے دنیا کو بدلا تھا اسی طرح اس واقعہ سے بھی دنیا میں بہت بڑی تبدیلی آئے گی اور جنگوں کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوگا۔ خدانخواستہ اگر سعودی عرب اور ایران کی جنگ ہوئی تو یہ کہنا کہ ایران کوئی طاقت بن کر ابھرے گا تو یہ غلط فہمی ہے۔ اگر وہ سعودی عرب پر غلبہ پا لیتا ہے تو اس کا بھی کچھ نہیں بچے گا اور یہ جنگ کرانے کا مقصد بھی یہی ہے کہ جو جنگ جیتے گا وہ بھی ہارے گا۔ یہ جنگ دونوں کے لیے خودکشی ہوگی۔ اگر ایران یہ سوچ رہا ہے کہ میں سعودی عرب کو شکست دے کر امت مسلمہ کا لیڈر بن جاؤں گا تو وہ غلط فہمی کا شکار ہے کیونکہ اس جنگ سے اس کی اپنی قوت بھی ختم ہو جائے گی اور وہ پہلے سے زیادہ کمزور ہو جائے گا۔ دشمنوں کی بھی یہی چال ہے۔ جو یہ جنگ کرانا چاہتے ہیں وہ ایران کے بھی دشمن ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایران عسکری لحاظ سے سعودی عرب سے مضبوط نظر آتا ہے لیکن نظر یہ بھی آ رہا ہے کہ اس جنگ سے ایران شام کی طرح ہی اتنا کمزور ہو جائے گا کہ وہ اسرائیل کے سامنے کھڑا ہونے کے قابل نہیں رہے گا۔ اللہ ان دونوں ملکوں کو سمجھ عطا کرے۔

رضاء الحق: ایران نے اپنے ہتھیار بنائے ہوئے ہیں لیکن سعودی عرب نے اوبامہ کے دور میں امریکہ سے اسلحہ حاصل کرنے کے بڑے بڑے معاہدے کیے ہوئے ہیں۔ یعنی ان دونوں کے پاس اسلحہ موجود ہے۔ اس واقعہ کے بعد بھی امریکہ اور روس دونوں نے اسلحہ دینے کی آفرز کی ہیں۔ یعنی لڑانے کے لیے سب تیار ہیں اور ان کا مقصد بھی یہی ہے کہ ان کو لڑائیں، کمزور کریں تاکہ گریٹر اسرائیل کے راستے میں ساری رکاوٹیں ختم ہو جائیں اور ساتھ مسلمان بھی ملیامیٹ ہو جائیں۔ بہرحال وہ یہ کوششیں کرتے جا رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی پرانی غلطیوں سے سیکھیں۔ ایران عراق جنگ میں کسی کا کوئی فائدہ نہیں ہوا سوائے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے۔ جبکہ ایران اور عراق دونوں کمزور ہوئے۔ اس وقت امت مسلمہ کو چاہیے کہ وہ متحد ہو اور مسلم حکمرانوں کو چاہیے کہ عالمی طاقتوں پر انحصار کرنا چھوڑ دیں بلکہ خود اپنا ایک اتحاد قائم کر کے ایک طاقت بننے کی کوشش کریں۔ مسلم حکمرانوں کو غور کرنا چاہیے کہ عالمی طاقتیں کس طرح ایک ایک کر کے مسلمان ملکوں کو تباہ کر رہی ہیں۔

سوال: سعودی عرب پر حملوں کے حوالے سے پاکستان کیا مثبت رول ادا کر سکتا ہے؟

آصف حمید: اس وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ایران عراق وار سے اُمت مسلمہ کے اندر جو تفریق کا سلسلہ شروع ہوا ہے اور جس طرح دشمن امت مسلمہ پر ٹوٹ پڑا ہے یہ وہی نقشہ ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ''عنقریب (کافر) امتیں تمہارے اوپر چڑھ دوڑنے کے لیے ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جس طرح کھانے والے ایک دوسرے کو دسترخوان کی طرف بلاتے ہیں۔ ایک آدمی نے عرض کیا: ''شاید اس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ تم کثرت میں ہوگے لیکن تمہاری حیثیت پانی کے اوپر بہنے والی جھاگ کی مانند ہوگی اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہارا رعب ختم کر دیں گے اور تمہارے دلوں میں وھن پیدا فرما دیں گے؟ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وھن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا کی محبت اور موت سے نفرت''۔ (ابوداود)

اس وقت ہم حب دنیا اور موت کے خوف میں مبتلا ہیں۔ اس وقت پاکستان کو یہ رول پلے کرنا چاہیے کہ ان دونوں ممالک کے درمیان مذاکرات کے ذریعے کشیدگی ختم کرے اور انہیں سمجھائے کہ دشمن طاقتیں اپنے مفادات کے لیے تم دونوں کو لڑانا چاہتی ہیں۔ پاکستان کو مصالحانہ رول اختیار کرنا چاہیے اور کسی جنگ میں شریک نہیں ہونا چاہیے بلکہ ثالث کا رول ادا کرنا چاہیے۔

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

دعائے مغفرت

إنا لله وإنا إليه راجعون

☆ تنظیم اسلامی چشتیاں کے مقامی امیر محمد امین نوشاہی کے بہنوئی اور سالی بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0336-7103377

☆ تنظیم اسلامی ہارون آباد غربی کے مبتدی رفیق محمد اسحٰق کے بڑے بھائی بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0307-8878908

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ
فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

اسلامی شناخت بحال کیجیے

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

آج دنیا یوٹرنی، ٹویٹری حکمرانوں کی دنیا ہے۔ یکا یک، اچانک ٹویٹر پر عالمی حالات کس رخ مڑ جائیں، کچھ خبر نہیں۔ ٹرمپ کی ٹویٹ نے آخری تفاصیل تک امن معاہدہ طے ہو جانے کے بعد، ایک سال کی بھاگ دوڑ، خبروں کی دنیا میں اتھل پتھل کے بعد اچانک سبھی کچھ الٹ کر رکھ دیا۔ امریکی تاریخ کی طویل ترین، مہنگی ترین، ناکام ترین جنگ، جو وسائل کے اعتبار سے ناقابلِ یقین حد تک کمزور ترین فریق سے لڑی گئی، باعزت تصفیے سے پھر محروم رہ گئی۔ امن معاہدہ امریکہ کی ضرورت اور مجبوری تھی، طالبان کی نہیں۔ جنگ بندی معاہدے کا حصہ نہ تھی۔ چنانچہ طالبان نے ہمہ گیر، بھرپور حملے، حساس ترین علاقوں میں جاری رکھے۔ کابل بھی محفوظ نہ تھا۔ یہ جنگ امریکی ٹیکس دہندگان کی جیب سے روزانہ 19 کروڑ 18 لاکھ ڈالر وصول کر رہی ہے۔ جس پر ٹرمپ جز بز ہو کر امن معاہدے پر کمر بستہ ہوا تھا۔ لیکن اب تو امریکہ کے گلے میں پھنسی چھچھوندر نما یہ دھوم دھڑکے سے نیٹو بارات کے ہمراہ اترنے والی جنگ نہ اگلے بن پڑ رہی ہے نہ نگلے۔

امن معاہدے کی منسوخی پر ایک طالب کی گرجتی برستی تقریر دیکھی جا سکتی ہے سوشل میڈیا پر: ''تم 20 سال کی تیاری سے آئے تھے، ہم مسلمان 100 سال تم سے لڑ سکتے ہیں۔ تم 50 فوجی مروا سکتے ہو، تو ہم لاکھ شہید کروانے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ میدان تو اب گرم ہوا ہے۔ اصل جنگ تو اب شروع ہوئی ہے۔ ابھی تک تو ہم تجربہ ہی کر رہے تھے۔ اللہ تمہیں ایک مرتبہ پھر میدان میں لائے۔ ہمارے پاس وہ مجاہد ہیں جنہوں نے روس کے ٹکڑے کیے، ان کی کھوپڑیاں پڑی ہیں۔ برطانیہ کو شکست دی، ان کی کھوپڑیاں پڑی ہیں۔ تمہیں شکست دی، تمہارے بھی فوجیوں کی کھوپڑیاں پڑی ہیں۔'' یہ تقریر جس زبان و بیان اور بدن بولی سے عبارت ہے وہ فی نفسہ ہوا کا رخ بتانے کو کافی ہے۔ امریکی عزائم ایک طرف بھارت کو تھپکی دے کر مسلم کشمیر پر چیرہ دستی کا سامان کر رہے ہیں۔ ادھر نیتن یاہو بھی غرب اردن ہڑپ کرنے کا اعلان کر رہا ہے امریکی آشیر باد سے۔ ایسے میں طالبان کا سخت مؤقف اور ثابت قدمی امریکہ کے لیے کوئی نیک شگون نہیں۔

غزوۂ ہند پر طالبان کی پرچھائیں مستقبل میں جھانکنے والی آنکھ دیکھ سکتی ہے۔ کشمیر کا واحد حل جہاد ہے۔ لاکھ نظریں چرائیں، حقیقت تو یہی ہے۔ ھوالحل! اسی پر بند باندھنے کی فکر حکومت کا مخمصہ ہے۔ افغانستان کی فضاء جس سے دہک رہی ہے۔ آزاد کشمیر سے جس کی پکار اٹھ رہی ہے۔ مقبوضہ کشمیر جس کا منتظر ہے۔ عالمی طاقتوں کی غنڈہ گردی جو عالم اسلام پر مسلط ہے، اس سے نمٹنے کے لیے بر سرِ زمین جو شجاعت اور عملاً زبان و بیان کی مضبوطی اور قطعیت درکار ہے، طالبان اس کا شاندار مظہر ہیں۔ الجزیرہ پر سہیل شاہین، ترجمان طالبان کا انٹرویو دو ٹوک ہے۔ اشرف غنی کے نمائندے نے مذاکرات ختم ہو جانے پر طالبان پر طنز کیا تھا کہ آپ کا امریکہ سے ہنی مون ختم ہو گیا۔ اس کا جواب دیتے ہوئے ترجمان طالبان نے حقائق سامنے رکھ دیئے۔ ہم افغانستان میں ہر جگہ موجود ہیں۔ 70 فی صد افغان سرزمین ہمارے پاس ہے۔ کابل ایئرپورٹ صدارتی محل سے چند کلو میٹر دور ہے، مگر وہ ہیلی کاپٹر سے ایئرپورٹ جاتے ہیں۔ (زمینی راستہ اختیار نہیں کر سکتے طالبان کے خوف سے) تو پھر ہنی مون کس کا ختم ہوا؟ ہم کابل میں غالب حیثیت میں ہیں۔ این جی اوز بھی کابل کے اندر نقل و حرکت کرنے یا دوسرے صوبوں میں جانے کے لیے ہماری اجازت اور مدد کی محتاج ہیں۔ تو پھر ہنی مون کس کا ختم ہوا؟ یہ ستم ظریفی اپنی جگہ کہ یہی بات زلمے خلیل زاد، اشرف غنی کو پہلے کہہ چکے تھے کہ ''ڈاکٹر صاحب! مان جائیں۔ آپ کو شکست ہو چکی ہے۔ اربوں ڈالر کی امداد کے باوجود آپ کے سپاہی صدارتی محل کا دفاع بھی نہیں کر سکتے'' سو طالبان مضبوط تر ہیں۔ ان کے آگے ٹرمپ کی ٹوٹیاں کیا ٹھہریں گی؟

اس عالمی تناظر میں عمران خان امریکہ جا رہے ہیں۔ اب تک کشمیر کے لیے بیان بازی، سفارت کاری کی چلت پھرت کے باوجود ہم کشمیر پر فیصلہ واپس لینا تو در کنار، مقبوضہ کشمیر کے عوام کو کرفیو، قید و بند، جبر و تشدد، بھوک اور خوف تک سے نجات نہ دلوا سکے۔ مظاہروں، تقریروں سے عالمی قضیئے حل ہوا کرتے تو عراق پر ملین مارچ تو ضرب المثل تھے۔ دنیا نے زور لگا ڈالا مگر امریکہ نے حملہ کر کے عراق کو تاخت و تاراج کیا۔ عراق کو سرتاسر اجاڑ کر افراتفری کی نذر کر کے ایران کی جھولی میں ڈال کر رخصت ہوا۔ تقاریر کی گونج، جلائے گئے پتلوں کی راکھ عراقیوں کو سکھ کا ایک دن نہ دے سکی۔ یہ نرے جمہوری ڈرامے ہیں، اور کچھ بھی نہیں۔

حال تو ہمارا یہ ہے کہ آزاد کشمیر میں وزیر اعظم کے جلسے کے دن میوزیکل کنسرٹ بھی ہوا۔ مقبوضہ کشمیر کی مظلومیت پر بھی نیرو کی بانسری بج اٹھی! ادھر پاکستان آرٹس کونسل بھی مقبوضہ کشمیر پر ڈرامے پرفارم کر رہی ہے۔ نہ جانے وزیر اعظم آزاد کشمیر پھر بھی اتنے جذباتی بیان کیوں دے رہے ہیں کہ: ''میرے بچوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ عورتیں صبح دروازہ کھولتی ہیں کہ پاکستان کب آئے گا۔ آپ ڈالروں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ ڈالر چبا کر کھائیں گے آپ؟ کشمیری وزیر اعظم کی اقوام متحدہ میں تقریر اور دورے کا انتظار کر لیں۔ حکومت شدید مخمصے میں یوں ہے کہ کشمیر جہاد طلب ہے اور ملکی فضائیں ہوائیں گزشتہ 18 سالوں میں روشن خیالیوں، ماڈریشن کی رنگینیوں میں غرق کر دی گئیں''۔ ''یہ سیاسی ایشو ہے''، ''امت مسلمہ کا مسئلہ نہیں ہے''، جیسے سبق مسلسل پڑھائے جا رہے ہیں۔ شاہد آفریدی کے کشمیر پر بیانات پر بھارت کو آگ لگ گئی۔ مسلمان قوم کو کرکٹ پر سرگرم رکھا گیا۔ ناچ رنگ، چیئر گرلز سے آلودہ کرکٹ رائج کی۔ مسلمان نوجوانوں کے جذبات کی گرمی چوکوں چھکوں، ناچنے گانے کی نذر ہو۔ تجاوز نہ کرے۔ شراب و شباب کی طرف جائے، جوش جہاد ازلی ابدی دشمن ہمسائے کے خلاف سر نہ اٹھائے۔ مودی تو بی جے پی کے لشکر اٹھا کر ہندو توا بھڑکائیں۔ (آگرہ میں مسلم کش فسادات میں جنونی حملہ آور ہجوم نے مسلم املاک اور دکانیں نذر آتش کر دیں)

پاکستان تو یوں بھی اپنی شناخت کھو دینے کے جس راستے پر پرویز مشرف کے ہاتھوں چلایا گیا، روشن خیالی کے نام پر حرص و ہوس کے گھنے جنگلات کی درندگی اب اسے درپیش ہے۔ قصور کے نام کے ساتھ لرزہ خیز وحشت بھرے واقعات وابستہ ہو گئے ہیں۔ گزشتہ 7 ماہ میں تقریباً

200 واقعات کی خبریں ہیں۔ اب تین بچوں کا اغوا اور ایسا ہی وحشیانہ قتل معاشرتی ابتری کا ایکسرے ہے۔ اسلام آباد میں کم عمر بچی گھر کے سامنے سے اٹھائی، روندی گئی۔ اس سے بڑھ کر اذیت ناک 13/14 سالہ بچی کا اپنے ہم عمر فیس بک بوائے فرینڈ کے ہمراہ بقول اس کے، سیر وتفریح پر رات کے وقت تین دن کے لیے نکل جانا ہے۔ راولپنڈی، مری، سوات سے سیر سپاٹا کر کے خاندان، محلّہ، شہر، پولیس کو شدید ابتری میں مبتلا کر کے، میڈیا میں نشر ہو کر لوٹی۔ اتنی کم عمری میں یہ مہم جوئی؟ اپنے مستقبل میں کانٹے بونے اور خاندان کو زندہ درگور کر دینے کے ایسے ہولناک واقعات ہمارے اخلاقی، ایمانی، تربیتی بحران کا احوال بیان کر رہے ہیں۔ انہی حالات کے پیش نظر ہری پور میں شرافت ونجابت طلب خاندانوں کی مشاورت سے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسر نے سرکاری سکولوں میں طالبات کو باپردہ ہونے کا حکم نامہ جاری کیا۔ اس پر حقوق ہائے عریانی وفحاشی کے لیے (برسر روزگار) برسرِ پیکار این جی اوز، شوبزیوں اور مخصوص اینکروں نے طوفان بدتمیزی برپا کر دیا۔ (گھبرا اسٹپٹا کر انصافیے یہ بھی بھول گئے کہ ان کے ہاں تو خاتون اول بھی باپردہ ہیں۔) لبرل بھڑوں، بھونڈوں کا چھتہ چھڑ گیا۔ اور یوں یہ حکم نامہ فوری واپس لینے کی ہدایت وزیراعلیٰ کے پی کے نے کی۔ حتیٰ کہ ڈی ای او سے وضاحت طلب کی گئی کہ آخر کوئی مائی کا لال بچیوں کو اوڑھنے ڈھانپنے کا (قرآنی) حکم کیسے دے سکتا ہے! چھوٹی عمروں میں مخلوط تعلیم کا زہر، رات گئے تک اکیڈمیاں، کم لباسی، بیہودہ لباسی کی کالی سکرینوں پر تشہیر۔ بے محابہ آزادی، خودسری پورا نظام زندگی آلودہ کیے دے رہی ہے۔

متاعِ دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غمزۂ خوں ریز ہے ساقی!

آج اچھے بھلے شرفاء کے گھرانے آزمائشوں میں لپیٹے جا رہے ہیں۔ جس تشویش کا مظہر ہری پور کا واقعہ ہے، قوم کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ کیا بدترین بھونچالوں کی زد میں آیا ملک بے دین، اقدار سے تہی دامن، ترقی کی آڑ میں بے حیائی کی ترویج پر کمربستہ، ڈالرخور اقلیت کے حوالے کیا جا سکتا ہے؟ یا کشمیر کی آزادی سے پہلے ہمیں اس شکنجے سے آزاد ہو کر ایمانی اقدار، وقار، حیا اور تقدس کی اسلامی شناخت کا بحال کرنا لازم ہے تاکہ ہم اعلیٰ مقاصد کے لیے جینے، مرنے کے لائق ہو سکیں! کیونکہ: آزادیٔ افکار ہے ابلیس کی ایجاد!

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(19 تا 25 ستمبر 2019ء)

جمعرات (19 ستمبر) کو صبح 9 بجے ''دار الاسلام'' (مرکز تنظیم اسلامی) میں مرکزی مجلس عاملہ کے ہفتہ وار اجلاس میں شرکت کی؛ جو ظہر تک جاری رہا۔ جمعہ (20 ستمبر) کو قرآن اکیڈمی میں ضروری دفتری امور نمٹانے کے علاوہ مرکزی شعبہ نشر واشاعت کے ذمہ داران کی مشاورت سے پریس ریلیز مرتب کی۔ بعد نمازِ جمعہ کینیڈا سے آئے ایک حبیب مرزا عرفان اللہ بیگ نے اپنے چند عزیزوں کے ہمراہ امیر محترم سے ملاقات کی۔ ہفتہ (21 ستمبر) کو صبح کے اوقات میں قرآن اکیڈمی میں معمول کی مصروفیات رہیں۔ بعد نمازِ ظہر طے شدہ پروگرام کے مطابق حلقہ پنجاب شمالی کے دورے کے لیے راولپنڈی روانگی ہوئی۔

ہفتے کو بعد نمازِ مغرب راولپنڈی میں حلقہ پنجاب شمالی کے ایک نوجوان رفیق سے ملاقات رہی۔ اس دوران تنظیمی امور اور ملکی حالات پر گفتگو ہوئی۔ اتوار (22 ستمبر) کی صبح 10:30 بجے مسجد جامع القرآن کمپلیکس، پیپلز نت میں حلقہ پنجاب شمالی کے اجتماع میں شرکت کی۔ امیر محترم کی آمد پر حلقے کے نئے رفقاء سے ملاقات اور تفصیلی تعارف کا اہتمام کیا گیا۔ چائے کے وقفے کے بعد امیر حلقہ جناب رؤف اکبر نے مقامی تنظیم کا تعارف کرایا اور جائزہ رپورٹ پیش کی۔ سوال و جواب کی ایک بھرپور نشست کے بعد امیر محترم نے رفقاء سے تذکیری نوعیت کا خطاب کیا اور دعوت فکر اسلامی مہم کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ بعد نمازِ ظہر حلقے کے امراء، معاونین اور مجلس شوریٰ کے ارکان کے ساتھ تفصیلی ملاقات کا اہتمام تھا۔ اجتماعی کھانے پر یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ اتوار کی شام لاہور پہنچے۔ حلقہ پنجاب شمالی کے دورے کے دوران تمام مصروفیات میں ناظم اعلیٰ جناب اظہر بختیار خلجی اور نائب ناظم اعلیٰ (شمالی پاکستان) جناب راجہ محمد اصغر امیر محترم کے ہمراہ رہے۔

سوموار (23 ستمبر) کو قرآن اکیڈمی میں اہم امور نمٹائے۔ دوپہر 12 بجے قصور سے آئے جناب جاوید اقبال سے ملاقات رہی۔ مختصر گفتگو کے بعد مہمان نے بیعت فارم پُر کرتے ہوئے تنظیم اسلامی میں شمولیت اختیار کی۔ اسی شام بعد نمازِ مغرب قرآن اکیڈمی میں ارائیں کونسل پاکستان کے جنرل سیکریٹری میاں خالد ارائیں ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ اس نشست میں مہمان نے اپنے بعض ذاتی مسائل کے حوالے سے امیر محترم سے رہنمائی حاصل کی۔ ساتھ ہی دینی معاملات پر بھی گفتگو ہوئی اور امیر محترم نے ان پر تنظیم اسلامی کی فکر کو واضح کیا۔ منگل (24 ستمبر) کو صبح 9:30 بجے ''دار الاسلام'' (مرکز تنظیم اسلامی) میں مرکزی مجلس عاملہ کے خصوصی اجلاس میں شرکت کی۔ اسی شام بعد نمازِ مغرب طے شدہ پروگرام کے مطابق مسجد بنت کعبہ میں حلقہ لاہور غربی کی مقامی تنظیم سمن آباد کے رفقاء کے ساتھ اجتماعی ملاقات رہی۔ حسب معمول مقامی امیر نے جائزہ رپورٹ پیش کی اور نقباء کا تعارف کرایا۔ پھر نقباء نے نئے رفقاء کا تعارف کرایا۔ سوال و جواب کے بھرپور سیشن کے بعد امیر محترم نے اپنے مختصر خطاب میں دنیا کی بے ثباتی اور دینی فرائض کی انجام دہی کی جانب شرکاء کو توجہ دلائی۔ آخر میں رفقاء کے ساتھ عشائیے میں شرکت کی۔ اس اجتماع میں ناظم اعلیٰ جناب اظہر بختیار خلجی، نائب ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر امتیاز احمد اور امیر حلقہ لاہور غربی جناب پرویز اقبال بھی موجود تھے۔ بدھ (25 ستمبر) کو قرآن اکیڈمی میں معمول کی مصروفیات رہیں۔ (مرتب: محمد خلیق)

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

ماہ طلعت نثار

توکل، باہمی اتحاد و اتفاق نصرت خداوندی کی ضمانت

کفار و مشرکین مسلمانوں کے خلاف عداوت کی آگ میں اتنے جلے بیٹھے تھے کہ جب سرور کونین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بحکم خداوندی مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے آئے تو اس کے دوسرے ہی سال جنگ ہوئی جو غزوۂ بدر کے نام سے موسوم ہے۔

یہ بغیر منصوبہ بندی اور تیاری کے اچانک ہوئی تھی۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد 313 جب کہ کفار کی تعداد تین گنا زیادہ تقریباً ایک ہزار تھی۔ کفار کے پاس اسلحے کی بھی فراوانی تھی۔ ان حالات میں مسلمانوں کا سہارا صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات تھی جس کے حضور وہ گڑگڑا کر دعا اور مدد کی فریاد کریں۔

حضور اکرم ﷺ ایک خیمے میں نہایت آہ و زاری سے دعا مانگنے میں مصروف تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے آنحضرت کی دعا کے یہ کلمات نقل فرمائے ہیں، مفہوم: ''یا اللہ مجھ سے جو وعدہ (کامیابی و کامرانی کا) آپ نے فرمایا ہے اس کو جلد پورا فرما دے۔ یا اللہ اگر یہ مٹھی بھر جماعت المسلمین فنا ہو گئی تو پھر زمین میں کوئی تیری عبادت کرنے والا باقی نہیں رہے گا'' دعا کی قبولیت کا بیان سورۃ الانفال میں اس طرح بیان ہوا ہے:

''اللہ نے تمہاری فریاد سن لی اور فرمایا ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری امداد کروں گا جو یکے بعد دیگرے قطار کی صورت میں آنے والے ہوں گے۔''

سورۃ آل عمران میں مدد کا تذکرہ کچھ اس طرح آیا ہے: ''اور یقیناً اللہ نے تمہیں بدر میں مدد دی جب تم کمزور تھے۔'' آگے ان فرشتوں کی صفت بھی ارشاد فرمائی ہے کہ وہ ایک خاص لباس اور علامت کے ساتھ ہوں گے۔

حدیث مبارکہ میں مذکورہ علامت اس طرح بیان ہوئی ہے کہ بدر میں نازل ہونے والے فرشتوں کے عمامے سفید اور غزوۂ حنین میں مدد کے لیے آنے والے فرشتوں کے عمامے سرخ تھے۔'' رب کائنات نے فرشتوں کو جو بے نظیر قوت و طاقت عطا فرمائی ہے اس کا اندازہ اس واقعے سے ہو سکتا ہے جو لوط علیہ السلام کے دور میں زمین کا تختہ الٹنے کے وقت پیش آیا کہ جبرئیل نے ایک پر کے ذریعے یہ وسیع و عریض تختہ الٹ دیا۔

غزوۂ احد 5 شوال تین ہجری جبل احد کے قریب ہوئی، اس لیے غزوۂ احد کے نام سے مشہور ہوئی۔ کفار کو غزوۂ بدر میں جو نقصان اٹھانا پڑا اس کا انتقام لینے کے لیے غزوۂ احد ہوئی، غزوہ کے آغاز سے پہلے ہی مدینہ میں ہنگامی حالات کا اعلان کروا دیا گیا کہ مسلمان مجاہد جہاں بھی جائیں ہتھیار لگا کر جائیں، حتیٰ کہ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بھی بغیر اسلحے کے نہ نکلتے۔ اس کے علاوہ آپؐ کے دولت خانے پر پہرا مقرر کیا گیا۔ غزوۂ احد میں بھی فرشتوں کا نزول ہوا تھا۔

حضرت جبرئیلؑ اور حضرت میکائیلؑ نازل ہوئے تھے اور حضور ﷺ کی حفاظت کرتے ہوئے لڑ رہے تھے۔ جیسا کہ سعد بن ابی وقاص ؓ کی روایت سے ثابت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوۂ احد کے روز آپؐ کے ساتھ دو سفید کپڑوں میں ملبوس آدمی دیکھے جو لڑ رہے تھے اور وہ دو آدمی میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے اور نہ بعد میں دیکھے۔ غزوۂ خندق یا احزاب 5 ہجری: غزوۂ خندق اس لیے کہا جاتا ہے کہ پہلی مرتبہ حضرت سلمان فارسی ؓ کے مشورے سے خندق کھودی گئی تھی۔ غزوۂ احزاب اس لیے کہ احزاب کا مطلب ہے جماعتیں۔ کیونکہ اس غزوہ کے موقع پر تمام قبائل عرب و یہود کی اتحادی طاقتیں مسلمانوں کے خلاف متحد ہو گئی تھیں۔

جب حضور ﷺ کو اس متحدہ محاذ کے حرکت میں آنے کی اطلاع ملی تو سب سے پہلے جو کلمہ حضور ﷺ کی زبان مبارکہ سے نکلا وہ تھا: ''حسبنا اللہ و نعم الوکیل''، یعنی ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی ہمارا بہتر کارساز ہے۔'' یہ وقت مسلمانوں پر بہت زیادہ سخت تھا لیکن اللہ کی نصرت و امداد سے اس کا انجام مسلمانوں کے حق میں ایسی عظیم فتح و کامرانی کی صورت میں سامنے آیا کہ اس فتح نے تمام مخالف گروہوں یعنی منافقین، یہود و مشرکین کی کمر توڑ دی۔

خندق کی کھدائی اور معجزہ: تمام مہاجرین و انصار اور آقائے دو عالم حضور ﷺ نے خندق کی کھدائی میں حصہ لیا۔ تقریباً بیس دن میں خندق کی کھدائی کا کام مکمل ہوا۔ خندق کی کھدائی کے دوران ایک عظیم معجزہ پیش آیا وہ یہ کہ حضرت سلمان فارسی ؓ کے حصے میں جو خندق کی کھدائی آئی اس میں ایک سخت چٹان آ گئی کہ اس نے ان کے اوزار توڑ دیے مگر چٹان اپنی جگہ پر قائم رہی، حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مسئلہ پیش کیا گیا تو حضور ﷺ نے کدال اپنے دست مبارک میں لے کر چٹان پر ضرب لگائی اور یہ آیت پڑھی، مفہوم: (پوری ہو گئی نعمت آپؐ کے رب کی سچائی کے ساتھ) اس ضرب کے ساتھ چٹان کا ایک تہائی حصہ کٹ گیا اور ساتھ ہی ایک روشنی پتھر کی چٹان سے برآمد ہوئی۔ اس کے بعد دوسری ضرب لگائی اور مذکورہ آیت کو پورا کیا یعنی: چٹان ایک تہائی اور کٹ گئی اور پتھر سے ایک اور روشنی نکلی، تیسری مرتبہ پوری آیت پڑھی اور ضرب لگائی تو باقی چٹان بھی کٹ گئی اور پتھر سے اسی طرح روشنی نکلی۔

جب آپؐ خندق سے باہر نکلے تو حضرت سلمان ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے جتنی بار اس پتھر پر ضرب لگائی میں نے ہر بار پتھر سے روشنی نکلتی دیکھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ پہلی ضرب پر جو روشنی نکلی میں نے اس روشنی میں یمن و کسریٰ کے شہروں کے محلات دیکھے اور جبرائیل امینؑ نے مجھے بتایا کہ آپؐ کی امت ان شہروں کو فتح کرے گی۔ جب دوسری ضرب لگائی تو مجھے رومیوں کے سرخ محلات دکھائے گئے اور جبرائیل امینؑ نے خوشخبری دی کہ آپؐ کی امت ان شہروں کو بھی فتح کرے گی۔

یہ ارشاد سن کر سب مسلمان خوش ہوئے اور آیندہ کی عظیم الشان فتوحات پر یقین ہو گیا۔ خندق کی کھدائی کا کام تقریباً پندرہ سے بیس دن تک جاری رہا۔ حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے تین دن تک فاقہ کشی فرمائی۔ حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے پیٹ پر پتھر باندھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے گھر جانے کی اجازت مانگی اور گھر جا کر اپنی بیوی سے کھانے کا پوچھا، بیوی نے کہا گھر میں صرف ایک صاع (تقریباً تین کلو) گندم ہے اور ایک بکری کا بچہ ہے۔ میں نے بیوی سے روٹی کا انتظام کرنے کا کہا اور خود بکری کا بچہ ذبح کر کے پکایا۔ بیوی نے گندم پیس کر روٹی پکانا شروع کی، جب کھانا تیار ہونے والا ہوا تو میں نے حضور ﷺ کو مدعو کیا اور کہا کھانا تھوڑا ہے چند افراد کو لے چلیے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جب تک میں نہ آؤں تم تنور سے روٹی نہ نکالو اور ہانڈی چولہے سے نہ اتارو۔ آپ ﷺ بمع مہاجرین

اور انصار تشریف لے آئے اور خود اپنے دست مبارک سے روٹی پر گوشت رکھ کر کھانا صحابہ کرامؓ میں تقسیم فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ سب نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر آخر میں حضرت جابرؓ سے فرمایا کہ تم بھی کھاؤ اور اپنے لوگوں کو بھی بھیجو کیوں کہ آج لوگ بھوکے ہیں۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ تقریباً ہزار لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا پھر بھی ہانڈی گوشت سے بھری ہوئی جوش مار رہی تھی اور آٹا بھی ابھی تک باقی تھا۔

غزوۂ احزاب کے موقع پر سرورِ کونین حضورؐ نے اللہ کے حضور یہ دعا فرمائی، مفہوم: ''اے کتاب نازل کرنے والے اللہ اور اے جلد حساب کرنے والے! ان گروہوں کو شکست دے۔ اے اللہ ان کو شکست دے اور ان کے پاؤں اکھاڑ دے۔'' آپؐ اکثر یہ دعا بھی فرماتے، مفہوم: ''اے اللہ ہمارا پردہ رکھ اور ہمارے خوف کو دور فرما دے۔'' اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعا قبول ہوئی اور ایک زوردار آندھی آئی جس نے طوفان کی شکل اختیار کی اور دشمن بھاگ گئے۔ حدیث مبارکہ میں حضور ﷺ کا فرمان کا مفہوم ہے: ''اللہ نے میری مدد بادِ صبا کے ذریعے کی۔'' اس مدد کا تذکرہ سورۃ الاحزاب میں ان الفاظ میں آیا ہے، مفہوم: ''پس ہم نے ان پر ایسی ہوا بھیجی اور ایک ایسا لشکر بھیجا جسے تم نہیں دیکھ سکتے۔''

تمام غزوات کے جائزے سے یہ نتائج اخذ ہوتے ہیں کہ توکل علی اللہ، باہمی اتحاد واتفاق، خوف الٰہی اور شوق شہادت کے جذبات ہوں تو دنیا کی کوئی طاقت مسلمانوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ یہ بات صد فیصد درست ہے کہ جن کے دلوں میں خوف الٰہی نہیں ہوتا ان کے دلوں میں دشمن کا خوف چھایا رہتا ہے۔ جیسا کہ مشرکین کے بارے میں ارشادِ الٰہی کا مفہوم ہے: ''ان کے دلوں میں خدا سے زیادہ تمہارا خوف چھایا ہوا ہے۔''

یا اللہ مسلمانوں کے دلوں میں خوف الٰہی کی وہ حرارت شعلہ فگن کر دے کہ دشمنان اسلام پر بجلی بن کر گریں۔ اے رب کریم عالم اسلام اور وطن عزیز کو غیر مستحکم اور تنہا کرنے کی ابلیسی سازشوں کو ناکام بنا دے۔ اے رب کریم ذوالجلال و الاکرام! مسلمانوں کو عالمی واندرونی سازشوں سے پاک کرنے کے لیے باہمی اتحاد واتفاق کی دولت سے مالا مال کر دے۔ اے رب کریم! غزوات کے اس جائزے کو دورِ حاضر کے لیے باعث رشد وہدایت بنا دے اور جذبۂ ایمانی، خوف الٰہی، باہمی اتحاد واتفاق میں اضافہ فرما دے۔ آمین

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسا
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

تنظیمِ اسلامی کا پیغام — نظامِ خلافت کا قیام

سیمینار

پاک بھارت جنگ
امکانات، توقعات وخدشات

کے عنوان سے امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید کے زیرِ صدارت

6 اکتوبر 2019ء بروز اتوار صبح 10:30 بجے

☆ بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) فاروق حمید خان ☆ خورشید محمود قصوری (سابق وزیرِ خارجہ)
☆ اوریا مقبول جان ☆ مرزا ایوب بیگ

بمقام قرآن آڈیٹوریم 191 اتاترک بلاک نیوگارڈن ٹاؤن لاہور

خواتین کی شرکت کا باپردہ اہتمام ہے۔

www.tanzeem.org

بانی تنظیم ڈاکٹر اسرار احمدؒ — تنظیمِ اسلامی — امیر تنظیم حافظ عاکف سعید

غلبہ واقامتِ دین کی جدوجہد کا حُدی خواں — تنظیم اسلامی کی انقلابی دعوت کا ترجمان

ماہنامہ میثاق لاہور — اجرائے ثانی: ڈاکٹر اسرار احمدؒ

خصوصی شمارہ اکتوبر 2019ء

مشمولات

☆ دعوتِ فکر اسلامی اور فریضۂ اقامتِ دین — حافظ خالد محمود خضر
☆ کربلا سے کشمیر تک — ایوب بیگ مرزا
☆ فریضۂ اقامتِ دین — ڈاکٹر اسرار احمدؒ
☆ فریضۂ اقامتِ دین: اسلاف کی آراء وتعامل — عبدالسلام عمر
☆ نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کا قابلِ عمل اور مؤثر طریق کار — حافظ عاکف سعید
☆ تنظیمِ اسلامی کا پیغام: نظامِ خلافت کا قیام — شجاع الدین شیخ
☆ موجودہ حالات میں اسلامی انقلاب کا آخری مرحلہ — انجینئر نوید احمدؒ
☆ تبلیغ کس لیے؟ — مولانا امین احسن اصلاحیؒ
☆ تنظیمِ اسلامی شمالی امریکہ: ماضی، حال اور مستقبل — ڈاکٹر اسرار احمدؒ
☆ مسئلہ کشمیر: ماضی وحال کے آئینے میں — نعیم اختر عدنان

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا ''بیان القرآن'' باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے!

دو ماہ کی اشاعت پر مشتمل خصوصی شمارہ ☆ صفحات: 196 ☆ قیمت: 80 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور 36۔کے ماڈل ٹاؤن لاہور

حلقہ جنوبی پنجاب کے زیر اہتمام اہل کشمیر سے اظہار یکجہتی کے لیے مظاہرہ

حلقہ پنجاب جنوبی کے زیر اہتمام 6 ستمبر 2019ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر چوک گھنٹہ گھر میں ایک مظاہرہ ہوا۔ رفقاء نے اس مظاہرہ میں بھرپور شرکت کی۔ مظاہرہ کے شرکاء نے بینرز اور جھنڈے (کشمیر+ پاکستان) کے اٹھا رکھے تھے۔ مظاہرہ کے ناظم جناب عرفان بٹ نے اس مظاہرہ کی قیادت کی۔ تقریباً ایک گھنٹہ مظاہرہ جاری رہا۔ اخباری نمائندے بھی آئے اور انہوں نے اس مظاہرہ کی کوریج کی۔ یہ مظاہرہ حکومت وقت سے کشمیریوں کی مدد اور بھارت سے تعلقات ختم کرنے کے مطالبہ کے لیے تھا۔ ملتان شہر کی دو سیاسی جماعتوں کے کارکن بھی کشمیریوں کے حق میں مظاہرہ کرنے گھنٹہ گھر پہنچ گئے۔ انہوں نے تنظیم کے منظم مظاہرہ کو پسند کیا۔ جناب سلیم اختر کی دعا پر مظاہرہ کا اختتام ہوا۔ اللہ پاک ہماری کوشش کو قبول فرمائے اور کشمیر کے مسلمانوں کی مدد فرمائے۔ آمین!

(مرتب: شوکت حسین انصاری)

تنظیم دیر بالا کے زیر اہتمام دعوتی وفہم دین پروگرام

مقامی تنظیم دیر بالا کے زیر اہتمام اسرہ گنوڑی میں ایک روزہ دعوتی وفہم دین پروگرام منعقد ہوا۔ نائب ناظم حلقہ جناب ممتاز بخت و مقامی امیر تنظیم غالیگے سوات کے جناب حبیب علی خصوصی دعوت پر تشریف لائے۔ پروگرام کا آغاز بعد از نماز عصر ہوا۔ حبیب علی نے ''فرائض دینی کا جامع تصور'' پر مفصل خطاب کیا۔ جس میں رفقاء کے علاوہ 25 احباب نے شرکت کی۔ دوسرا پروگرام بعد از نماز مغرب جامع مسجد گنوڑی میں منعقد ہوا۔ جناب حبیب علی نے ''عبادت رب'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے ایک مقصد کے لیے پیدا کیا ہے اور وہ ہے بندگی۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی بندگی کا حق ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا وآخرت میں سرخرو کر دیتا ہے۔ اگر وہ بندگی رب کا حق ادا نہیں کرتا تو ناکام و نامراد ہوتا ہے۔ اس پروگرام میں رفقاء کے علاوہ 30 احباب نے شرکت کی۔ بعد از نماز عشاء جناب ممتاز بخت نے درس حدیث دیا۔ جو نظام خلافت کے متعلق تھا۔

دوسرے دن پروگرام کا آغاز صبح 8 بجے ہوا۔ حبیب علی نے ''فرائض دینی کا جامع تصور'' کے موضوع پر وائٹ بورڈ کے ذریعے مفصل لیکچر دیا۔ بعد میں جناب ممتاز بخت نے ''منہج انقلاب نبویؐ'' پر خطاب کیا۔ کل 16 احباب نے شرکت کی۔ ان میں سے تین چار احباب نے تنظیم میں شرکت کرنے کا عندیا دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو تنظیم میں باقاعدہ شمولیت اختیار کرنے کی توفیق اور استقامت عطا فرمائے۔ یہ پروگرام دن 11 بجے اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری یہ سعی اپنے دربار میں قبول و منظور فرمائے اور ہمارے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ (آمین یارب العالمین) (رپورٹ: سعید اللہ خان)

حلقہ فیصل آباد میں توسیع دعوت وتعارف تنظیم پروگرام

31 اگست 2019ء کو تقریباً 12 بجے توسیع دعوت کے لیے راقم بمع فاروق نذیر، محمد صدیق اشرف، حافظ ارشد علی، عبدالرؤف نذیر اور محمد عاصم کے ساتھ عازم سفر ہوئے۔ ظہر سے پہلے مدنی مسجد پہنچے۔ نمازوں کے اوقات میں مختلف مساجد میں خطابات ہوئے۔ مدنی مسجد میں فاروق نذیر نے خطاب کیا۔ 20 نمازیوں نے خطاب سنا۔ مرکزی مسجد میں محمد رشید عمر نے خطاب کیا۔ 100 نمازیوں نے خطاب سنا۔ جامعہ مسجد اہل حدیث میں محمد رشید عمر نے خطاب کیا۔ 16 نمازیوں نے خطاب سنا۔

اس دوران عوام الناس میں مطالبات دین کا پمفلٹ 500 کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ عصر کی نماز کے بعد فیصل آباد واپسی ہوئی۔ (مرتب: محمد رشید عمر)

حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی کے زیر اہتمام انڈیا کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

29 اگست بروز جمعۃ المبارک حلقہ خیبر پختونخوا کے زیر اہتمام کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے مظاہرے کا اہتمام کیا گیا۔ مرکز کی جانب سے موصول شدہ عبارات کی روشنی میں 16 بینرز اور 120 ٹی بورڈز تیار کیے گئے۔ پشاور شہر، پشاور صدر کے رفقاء اور منفرد رفقاء پونے بارہ بجے سے پہلے چوک صدیق اکبر (ہشتنگری چوک) پہنچنا شروع ہو گئے اور انہوں نے ہاتھوں میں ٹی بورڈز اور بینرز اٹھا رکھے تھے۔ شرکاء کچھ دیر تک ہشتنگری چوک میں کھڑے رہے اور پھر یہ مظاہرین امیر حلقہ کی سربراہی میں ہشتنگری سے براستہ جی ٹی روڈ، فردوس چوک، اشرف روڈ، رام پورہ روڈ (نیا دروازہ)، میلاد چوک سے ہوتے ہوئے جوگیواڑہ کے قریب پہنچتے جہاں مظاہرہ اختتام پذیر ہوا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس میں احباب کی ایک کثیر تعداد نے بھی شرکت کی۔

اس دوران مختلف جماعتوں نے بھی مظاہرے کا اہتمام کیا ہوا تھا اور انہوں نے ساتھ دینے کی کوشش کی، لیکن تنظیم اسلامی کے رفقاء نے اپنا احتجاج علیحدہ ہی رکھا۔ پشاور غربی کے رفقاء نے یونیورسٹی روڈ پر سپین جماعت کے سامنے اپنا احتجاجی مظاہرہ کیا اور اس میں رفقاء کی کثیر تعداد کے علاوہ بہت سارے احباب نے بھی شرکت کی۔

نوشہرہ اور مردان میں بھی مقامی تنظیم کی سطح پر احتجاجی مظاہرے کا اہتمام کیا گیا۔ اسی طرح ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی مقامی تنظیم کی سطح پر احتجاجی مظاہرے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ نائب ناظم اعلیٰ خیبر پختونخوا زون محترم میجر (ر) فتح محمد نے بھی اس پورے مظاہرے میں شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطا فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔ (مرتب: محمد شمیم خٹک)

تنظیم اسلامی وہاڑی کا ماہانہ درس قرآن

دعوت فکر اسلامی مہم کے سلسلے میں مرکز تنظیم وہاڑی میں حلقہ کے ناظم دعوت جناب محمد سلیم اختر نے 14 ستمبر 2019ء کو ''شہادت علی الناس'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ انہوں نے آیات قرآنیہ اور اقبال کے اشعار کی روشنی میں اپنے موضوع کا حق ادا کیا۔

نماز پنجگانہ کے نظام سے تشبیہ دے کر انہوں نے اقامت دین کی ذمہ داری کے فریضہ اور شہادت علی الناس کے فریضہ کی وضاحت کی۔ انہوں نے درس میں کہا جس طرح ہم نماز میں ایک امام کی اقتدا کرتے ہیں اسی طرح ہمیں معاشرے میں ایک امیر کی اطاعت اختیار کر کے دین حق کے غلبہ کی جدوجہد کرنی چاہیے۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔ نماز سے نظم وضبط کی تربیت حاصل کر کے اپنی زندگی میں نظم وضبط قائم کرنا چاہیے۔

لیکن آج ہم اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔ اکثریت تو نماز پڑھتی ہی نہیں۔ جو پڑھتے ہیں وہ بھی محض ایک رسم کی ادائیگی کر رہے ہیں۔ جس اللہ کی بندگی نماز میں اختیار کرتے ہیں اسی رب کی بندگی کے خلاف زندگی گزارتے ہیں۔ ہمیں بندگی رب کو زندگی کے تمام گوشوں میں اختیار کرنا ہوگا۔

سرکشی نے کر دیئے دھندلے نقوش بندگی
آؤ سجدے میں گرے لوحِ جبیں تازہ کریں

(مرتب: شوکت حسین انصاری)

حلقہ جنوبی پنجاب کے ناظم دعوت کا دورہ مظفر گڑھ

ناظم دعوت حلقہ جناب محمد سلیم اختر اور ان کے ہمراہ حلقہ کے معاونین محمد کامران فاروق، ناظم مالیات و معتمد حلقہ شوکت حسین انصاری اور ناصر انیس خان فکر اسلامی مہم کے سلسلے میں علماء و سیاسی شخصیات سے ملاقات کے لیے 31 اگست 2019ء کو ملتان سے مظفر گڑھ کے دورے پر روانہ ہوئے۔ اس دورے میں درج ذیل ملاقاتیں ہوئیں۔

(1) ملک طارق صاحب پروفیسر گورنمنٹ ڈگری کالج مظفر گڑھ سے اُن کے آفس میں ملاقات ہوئی۔ موصوف جناب سلیم اختر کے پاس عربی بھی پڑھتے رہے ہیں۔ کالج میں شعبہ انگلش اور لائبریری کے انچارج بھی ہیں۔ تنظیم کی دعوت پیش کی، کچھ کتب دیں۔ آدھا گھنٹہ ملاقات رہی۔

(2) مدرسہ اسلامیہ مدنیہ ڈی جی خان روڈ میں مہتمم صاحب سے ملاقات کے لیے گئے لیکن وہ موجود نہیں تھے۔ پھر مدرسہ کے نائب مفتی جناب عبدالحفیظ سے ملاقات ہوئی۔ اپنا تعارف، تنظیم کا تعارف پیش کیا۔ ان کا تعارف بھی حاصل کیا اور دعوتی کتب ہدیتاً پیش کیں۔

(3) مظفر گڑھ کے چیئرمین اور سابقہ ایم پی اے جناب محمد اکرم خان چانڈیہ اور ان کے بھائی محمد اجمل خان چانڈیہ سے ان کی رہائش گاہ (ڈیرہ) پر ملاقات ہوئی۔ آدھا گھنٹہ ملاقات رہی۔ ملکی حالات، کشمیر کی صورتحال پر تبادلہ خیال ہوا۔ تنظیم کا تعارف پیش کیا اور دینی کتب ہدیتاً پیش کیں۔

(4) جامع احیاء العلوم مرکزی عید گاہ گئے۔ مہتمم کہیں گئے ہوئے تھے۔ مدرسہ کے دوسرے اساتذہ سے ملاقات ہوئی۔ اور انہیں تنظیم کا اور بانی محترم کا تعارف کرایا۔

(5) انچارج مرکزی فائر بریگیڈ ضلع مظفر گڑھ، موصوف سلیم اختر کے رشتہ دار ہیں۔ اہل علاقہ میں مشہور شخصیت ہیں۔ ان سے ان کے دفتر میں ملاقات ہوئی۔ دعوتی کتب ہدیتاً پیش کیں۔

(6) ملاقاتوں کے بعد سعید ایونیو میں مسجد ڈاکٹر طارق سعید میں گئے۔ مقامی رفقاء سے ملاقات ہوئی۔ بعد نماز ظہر سلیم اختر نے تنظیم کی دعوت پیش کی اور درس دیا۔ 25 افراد نے درس سنا۔ درس کے بعد شرکاء میں دعوتی لٹریچر تقسیم کیا۔ تقریباً 3 بجے ملتان کے لیے واپسی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان کاوشوں کو قبول فرمائے۔ اور توشۂ آخرت بنائے۔ آمین!

(مرتب: رفیق تنظیم)

ضرورت رشتہ

☆ رفیق تنظیم کو اپنی بیٹی، عمر 24 سال، تعلیم ایم اے اسلامیات، بی ایڈ النور انٹرنیشنل سے تفسیر القرآن کورس، قد "7 .'5 کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0322-8947844

☆ ضلع راجن پور کے رہائشی بلوچ فیملی سے تعلق رکھنے والے حافظ قرآن، عمر 30 سال، راولپنڈی شہر کی ایک مسجد میں بطور قاری/ مؤذن لڑکے کے لیے دین دار گھرانے سے کنواری/ مطلقہ/ بیوہ کا رشتہ درکار ہے۔ لڑکا مستقل طور پر راولپنڈی میں رہائش کا ارادہ رکھتا ہے۔

برائے رابطہ: 0308-5087073 ، 0333-7291510

رفقاء متوجہ ہوں

ان شاء اللہ ''جامع مسجد ابوبکر صدیقؓ سعد اللہ جان کالونی، عقب (Admor) ایڈمور پٹرول پمپ نزد سر صاحبزادہ پبلک سکول، پرانا حاجی کیمپ، جی ٹی روڈ، پشاور'' میں 13، 19 اکتوبر 2019ء (بروز اتوار نماز عصر تا ہفتہ نماز ظہر)

ملتزم تربیتی کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے

نوٹ: ملتزم تربیتی کورس میں مندرجہ ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ رفقاء ان موضوعات پر دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:-

☆ جہاد فی سبیل اللہ ☆ اسلام کا انقلابی منشور

اور

18، 20 اکتوبر 2019ء (بروز جمعہ نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

امراء، نقباء و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے، زیادہ سے زیادہ رفقاء اور امراء و نقباء و معاونین متعلقہ پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 091-2262902
0345-9183623, 0334-8937739

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 79-35473375(042)

رفقاء متوجہ ہوں

ان شاء اللہ ''مسجد جامع القرآن کمپلیکس پیپونٹ نزد نیلور اسلام آباد'' میں 17 تا 20 اکتوبر 2019ء (بروز جمعرات نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

مدرسین کورس

(نئے و متوقع مدرسین کے لیے)

اور

مدرسین ریفریشر کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے، زیادہ سے زیادہ مدرسین رفقاء اس میں شامل ہوں،

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0334-5309613
051-2340147 , 051-4434438,

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 79-35473375(042)

“Houthi Attack” on Saudi Oil Fields – a False Flag?

On Saturday morning, September 14, 2019, a few drones – were they drones or long-range missiles? – hit the Saudis most important two oil fields, set them ablaze, apparently knocking out half of the Saudi crude production – but measured in terms of world production it is a mere 5%. Could be made up in no time by other Gulf oil producers – or indeed, as the Saudis said, by the end of September 2019 their production is back to ‘normal’ – to pre-attack levels.

The financial reaction was immediate. Saudi stocks fell, the oil prices rose, then settled and later fell again. It was an immediate reaction of major banks’ algorithmic speculation with about 10,000 operational hits a second. A trial for larger things to come?

The Yemeni Shiites, the Houthis, immediately claimed credit for the attack, saying they sent some ten “suicide drones” to the major Saudi oilfields and processing center. US Secretary of State, Mike Pompeo, immediately and without a shred of evidence blamed Iran for the ‘terror attack’ – immediately more economic sanctions were imposed on Iran (Trump proudly said, the most severe ones ever put on a country), for an occurrence they had nothing to do with. The Saudis were prudent and as of this day, they refrain from accusing Iran. And this despite the fact that there is no love left between KSA and Iran which would make blaming Iran an easy feat.

Also immediately following the attack, a high Iraqi Government official assured that the attack was launched from Iraqi soil, not from Yemen. But shortly thereafter Iraqi officials vehemently denied that they had anything to do with this attack. Yet, the launch location Iraq was “confirmed” by the leading Iraqi analyst based in the US, Entifadh Qanbar, President and Founder of the Future Foundation. The Asia Times says, he follows closely developments in his home country, and he has many associates feeding him with information that has proved more than once to be accurate. [Apparently], his information about the attack coming from Iraq is backed by prior history and by Pompeo’s clear declaration.

Here is the thing: Pompeo was never clear from where the attack was launched. He just blamed Iran. He then later, following Qanbar’s statement, joined the chorus, also saying the attack was launched from Iraq, that it was not originating from Yemen. Later the location was further defined as close to the Iranian border, from a “territory held by Iran sympathizing rebels”. No matter what, Iran remains the villain.

[It] is growing more certain that the attacks on the Khurais oil fields and the Abqaig oil processing center in Saudi Arabia were launched from southern Iraq and not from Yemen by the Houthis. This was made clear by Secretary of State, Mike Pompeo, who said: “There is no evidence the attacks came from Yemen.”

If it all sounds like a big fabricated confusion, it’s because it is a big fabricated confusion. Iran is singled out; fingers pointing to Iran (except, those of Saudi Arabia), like a sledgehammer hitting Iran, again and again. – The mainstream media loves it. Today, a week after the attack, almost nobody remembers the Houthis claiming responsibility – it was Iran. Period. The media blitz won.

But let’s look at this more carefully. The Saudis have about a 70-billion-dollar annual military budget, an armada of US missile defense systems – quite a sizable budget for a country that is studded with US military bases, receives permanent US military and logistics support, technical advice and on the ground defense systems – plus bombs and missiles delivered from the US, UK and France. How come the US-UK-France backed Saudi defense was unable to detect this, albeit, sophisticated drone (missile?) attack?

Some say, too sophisticated for the Houthis? – Doesn't that raise some questions?

Who wins? – Yemen has lost tens of thousands of people, including thousands and thousands of children through bombs, famine and diarrheal diseases, including a massive cholera epidemic, in an unjust and unprovoked war that started in early 2015.

Many of the debris of weapons you find on the ground in Yemen say 'Made in USA' – which would lead you to conclude that America is at war with Yemen. Yemen occupies a strategic geographic and geopolitical location and must not be ruled by a people-friendly government. Besides, Yemen may have huge deep off-shore oil reserves.

Isn't it weird that the misery and tens of thousands of Yemeni deaths in an unjust and purely criminal aggression instigated by the US and lasting already for more than 4 years, that this monstrous aggression pales in the mainstream media, as compared to two blazing Saudi oil fields? Doesn't that say a lot about our programed to the core western brains, our sense of humanity, what's left of it?

The biggest winner may be Washington. They have a new devastating blame on Iran – more sanctions, more justification to launch a direct confrontation against Iran – possibly through Israel, or the NATO forces; the "neutral" international killing machine – an amalgam of spineless Europeans and Canada, who love to dance to the tunes of Washington – hoping to get some crumbs of the loot at the end of the day, before the empires falls.

But there is more. Almost unrelated, but if you look closer the dots click and connect. And that's where the 'false flag' comes in. It is indeed very possible that the attack, by drones or missiles was launched out of Iraq – either directly by US forces, or by US-trained terrorist groups.

The US has countless military bases in Iraq. A false flag, i.e. an attack at one of the major energy resources the world still uses to economically survive – hydrocarbons – will definitely enhance the planned 'new' economic crisis that is 'overdue' and has begun trickling down the melting pillars of western social infrastructure – unemployment on the rise (the real figures), to hit the western world in full swing in 2020 and counting – a financial crisis sustained by astronomical energy prices – what better scenario to shuffle more wealth from down to up, from the poor to the rich? – This attack on the Saudi oil fields may be just the beginning of more to come. On the one hand, Wall Street is trained in capitalizing on "crisis oil", while on the other, USA and Israel have long been planning a "bigger war theater" in the Middle East.

Source: ***Adapted from an article by Peter Koenig, published in New Eastern Outlook.***

Note: ***The editorial board of Nida e Khilafat may not agree with all information provided, analysis made and conclusions drawn in the article.***

پریس ریلیز 27 ستمبر 2019ء

ٹرمپ کا اسلام اور پاکستان سے رویہ ہنود اور یہود کے گٹھ جوڑ کا نتیجہ ہے

حافظ عاکف سعید

یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے ایک بیان میں کہی۔ اُنھوں نے کہا کہ بھارتی وزیراعظم مودی کے جلسہ میں صدر ٹرمپ کی شرکت اور بھارتی زبان بولنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ امریکہ حقیقت میں بھارت کی پشت پناہی کر رہا ہے اور کسی بھی صورت میں وہ پاکستان اور مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں ہے۔ انھوں نے پاکستان، ترکی اور ملائیشیا کی جانب سے ٹی وی چینل کے قیام کا خیر مقدم کیا جس کا اصل مقصد اسلام کے خلاف مغرب کے مذموم پروپیگنڈے کا جواب دینا اور دنیا خاص طور پر امریکہ اور یورپ میں عوام کو اسلام کی صحیح تعلیمات سے آگاہ کرنا ہے۔ اُنھوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسلم دنیا کو اِس بات پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم دنیا کو اِس سوال کا کیا جواب دیں گے کہ نبی اکرم ﷺ کا عطا کردہ اتنا اعلیٰ اور ارفع نظام دنیا کے کسی بھی مسلمان ملک میں نافذ کیوں نہیں ہے؟ ہمیں اس حوالے سے اپنے گریبان میں منہ ڈالنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں گفتار کا غازی بننے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ کردار کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور اپنے قول و فعل کے اس تضاد کو ختم کرنا ہوگا۔ دنیا اسلامی نظام کی قائل تبھی ہوگی جب ہم اُس کا عملی نمونہ دنیا کو دکھائیں گے۔ اللہ ہمیں اپنی اس نہایت اہم ذمہ داری کو اولین فرصت میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشرواشاعت، تنظیم اسلامی)

Vol: 28 | Regd. No. C.P.L NO.114 | No.38

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore